

دو نعمتیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ
الصحة والفراغ - [رواہ البخاری]

”ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے) دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے بارے میں خسارے میں رہتے ہیں (اور وہ ہیں) صحت اور فراغت۔“

توبہ

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [النور: ۳۱]
 ”اے مومنو! تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ استغفار کرو شاید کہ تم کامیاب و کامران ہو جاؤ۔“
 توبہ کا لغوی معنی: رجوع کرنا، لوٹ آنا۔

توبہ کا (مطلب): گناہ سے پہلے ایک بندہ مومن بارگاہ رب العزت میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن جب اس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو بارگاہ الہی میں اس کی وہ پہلی حالت نہیں ہوتی۔

توبہ کا اصطلاحی معنی: یہ ہے کہ انسان کے دل میں جب اپنے گناہ کا احساس ہو اور اس احساس ندامت کے ساتھ بارگاہ الہی میں اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے۔ اور جو لوگ مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بناتے ہیں وہ لوگ شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ کیوں کہ مشرک آدمی کے بارے میں رب حنان کا اعلان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [النساء: ۴۸]

”یقیناً اللہ تعالیٰ مشرک آدمی کو معاف نہیں کرے گا۔ اگر شرک کے علاوہ جتنا بھی گنہگار ہو اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو معاف کرے گا۔“ ﴿اَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ﴾ واللہ غفور رحیم ﴿کیا وہ لوگ اللہ کی طرف توبہ استغفار نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اگر لوگ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں تو وہ ان کو معاف کر دے گا۔ ایک اور جگہ پر رب العالمین نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [التحریم: ۸]

”اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرو اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرو گے تو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں۔“

عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ - [مسلم، رقم: ۲۷۰۳، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستسکار منه]

”جس شخص نے توبہ کی مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ الْعَبْدَ مَا لَمْ يَغْرُ - [ترمذی، کتاب الدعوات، باب

ان الله يقبل التوبة العبد ما لم يغر، رقم: ۳۵۳۷، ابن ماجہ، رقم: ۴۲۵۳، حاکم: ۶/۲۵۷، مسند احمد: ۵/۱۷۴]

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کو غرغہ (موت کی غشی طاری ہونا) شروع نہ ہو جائے۔“

فائدہ: غرغہ کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ روح کا جسم سے نکل کر حلق تک آ جانا۔ موت کی غشی طاری ہونے سے پہلے پہلے توبہ کریں تو اس کا فائدہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ [عبدالرحیم بلتستانی]

فہرست

1	دو نعمتیں	جواہر پارے ❁
5	فی جوار رحمت اللہ (حافظ احمد شاکر)	اداریہ ❁
7	اسلام اور خرید و فروخت کے زریں اصول! ۳ (حافظ ذوالفقار علی)	معاشیات ❁
13	وقنا عذاب النار (بہ شکریہ، پیام دوست)	دعوت و تبلیغ ❁
20	رشوت کی تعریف اور اس کے بنیادی ارکان (ترجمہ: مولانا نصیر احمد ملی)	معاشرتی مسائل ❁
24	حضرت مولانا عبدالرشید ندوی..... (محمود احمد مفکر بلخاری)	تذکرہ علمائے اہل حدیث ❁
28	شکایت نامہ (عمر فاروق السعیدی)	ایڈیٹر کے نام ❁
30	تبصرہ کتب (محمد سلیم چنیوٹی)	تبصرہ کتب ❁

قربانی صرف اللہ کے لیے

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ [الانعام: ۱۶۲-۱۶۳]

”(لوگو) کہہ دو کہ میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا (سب کچھ) اللہ کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سراطعت جھکانے والا ہوں۔“

”قربانی“ رسول اللہ ﷺ کی سنت

جلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”اللہ کے رسول ﷺ نے (مدینہ میں ہمیشہ) قربانی کی اور (آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق) آپ ﷺ کے بعد مسلمان بھی مسلسل قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔“ [سنن ترمذی: ۱۵۰۶]

ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اسے (نماز کی تعلیم دیتے تو پھر) ان کلمات سے دعا کرنا سکھاتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) - [مسلم: ۲۶۹۷]

”یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“

فی جوارِ رحمت اللہ

حافظ احمد شاکر

اداریہ

گزشتہ ہفتہ ایک بہت بڑا ذاتی..... زیادہ..... جماعتی اور علمی حادثہ ہوا کہ ہمارے خوش، جمال، خوش خصال اور خوش خیال دوست محترم پروفیسر عبد الجبار شاکر دل کی جراحی کے دوران انتقال کر گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

میانہ قد، کشادہ پیشانی، سدا کا ہنستا مسکراتا چہرہ، متحرک پلکیں، شرم و حیا سے جھکی ہوئی خوب صورت غزالی آنکھیں، موتیوں جیسے چمکتے دانت، باوقار چال، تمکنت آمیز گفتگو، کچھ کرنے کے لیے بے تاب اور علم کے لیے ماہی بے آب۔ بڑوں کے لیے مؤدب، چھوٹوں کے لیے شفقت، یہ ان کا سراپا تھا۔ فقط اک ترے نہ ہونے سے اے دوست گلوں میں رنگ و بو کہاں چاند میں چاندنی کہاں

شاکر صاحب ۱۹۴۷ء میں میر محمد ضلع..... اس وقت لاہور اب..... قصور میں حکیم عبدالعزیز رحمہ اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ والد نے ان کا نام تقواً لا امام عبد الجبار غزنوی رحمہ اللہ کے نام پر عبد الجبار رکھا۔ ان سے چھوٹے صرف ایک ہی بھائی عبدالقیوم ہیں جو پتوکی میں کاروبار کرتے ہیں اور ایک ہی ہمشیرہ۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم شام کوٹ، حسین خانوالہ میں حاصل کی پھر گریجوایشن..... اس وقت کے منگمری اور اب..... ساہیوال سے کر کے ایم اے پنجاب یونیورسٹی سے کیا اور پھر کچھ عرصہ میونسپل کالج میں پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد ان کی صادق آباد میں پوسٹنگ ہو گئی۔

شاکر صاحب رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حوصلہ، ضبط، خود اعتمادی، قوت ارادی اور قوت فیصلہ کی نعمت سے سرفراز کیا ہوا تھا۔ چودہ سال قبل ان کا پہلا بائی پاس ہوا تھا، پھر اس کے بعد ان کی ایک جانب فالج کا شدید حملہ بھی ہوا۔ لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات پر ان کے مؤمنانہ توکل نے ان کو غیر معمولی قوت ارادی سے بہرہ ور کر رکھا تھا۔ اس لیے معالجوں کے جھرمٹ سے نکلنے اور بستر علالت کو چھوڑتے ہی انہوں نے تمام معمولات شروع کر دیئے تھے۔ بائی پاس کے کچھ ہی دن بعد وہ المکتبۃ السلفیہ تشریف لائے اور حسب معمولی خوش و خرم، چاق و چوبند اور مطمئن تھے۔ ایسے ہی فالج کے بعد بھی بہت جلد وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے لگے۔ اب سے تقریباً تین ماہ قبل ان کو ایک ایسے غیر معمولی آپریشن سے گزرنا پڑا جس کا دورانیہ صرف ۱۳ یا ۱۴ سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ اس سے قبل پاکستان میں وہ آپریشن صرف بارہ افراد کے ہوئے تھے جن میں زندگی صرف تین کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا وہ آپریشن بھی کامیاب ہو گیا۔ آپریشن کے بعد ان کی بیمار پرسی کے لیے دعویٰ اکیڈمی میں ملاقات ہوئی تو وہی اطمینان سدا کا ہنستا مسکراتا چہرہ اور بارگاہ رب قدر میں ان کو سراپا لشکر پایا۔ آہ۔

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو ان کے لہجہ میں ادب کے تیور

اب بائی پاس کا ان کا یہ دوسرا آپریشن تھا جو پہلے آپریشن سے زیادہ نازک نہ تھا۔ آپریشن کے لیے ہسپتال آنے کے دن رات ڈیڑھ بجے تک مختلف کتابوں کے مقدمات وغیرہ لکھتے رہے پھر تہجد پڑھی اور معمولات ادا کیے اور ہسپتال آ گئے۔ اس آپریشن کے بارے میں وہ بھی فکر مند نہیں تھے

اور ان کے معالجین بھی پر امید تھے لیکن دوران آپریشن ہی وہ خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔
ویراں ہے میکدہ، غم و ساغر اداس ہیں تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

ان کا مطالعہ کثیر الجہات تھا۔ قرآن، حدیث، سیرت، ادب، اقبالیات اور اس کے علاوہ مشہور شعراء کا کلام ان کی نظر میں تھا۔ مختلف موضوعات پر ان کا خطاب اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہوتا تھا۔ ہمارے علم کی حد تک وہ اردو زبان کی کامیاب خطابت کے علاوہ عربی اردو اور فارسی میں بھی اظہار خیال کی قدرت رکھتے تھے۔ وہ ایک بہترین اور موضوع کا حق ادا کرنے والے مقرر تھے، جو ان کو ایک بار سنتا دوبارہ سننے کا شوق فراواں لے کر جاتا۔ چنانچہ ملک و بیرون ملک سو سے زائد مرتبہ انہوں نے سیرت النبی پر خطاب کی سعادت حاصل کی اور ایسے ہی سو سے زائد مقامات پر اقبالیات کے موضوع پر مقالے پڑھ کر اپنی اقبال شناسی متعارف کروائی۔

کچھ عرصہ قبل دعویٰ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے وہ اسلام آباد تشریف لے گئے تھے۔ اب حکومت اسلام آباد میں ایک قومی سیرت لائبریری قائم کرنا چاہتی تھی جس کے لیے حکومت کی نظر انتخاب ان پر تھی کہ وہ سیرت چیمبر کے چیئر مین تو تھے ہی لیکن ع آں قدح بشکست و آں ساقی نمائد ان کا تعلق اصل کتاب سے تھا اور کتابوں پر ان کی نظر بھی خوب تھی۔ ایک طویل عرصہ وہ پنجاب کی پبلک لائبریری کے ڈائریکٹر رہے۔ آج کل پنجاب حکومت کے قائم کردہ قرآن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کتابوں کی عالمی نمائشوں میں شرکت کرنے کے ساتھ وہاں سے کتابیں خرید کر لاتے جس سے وہ اس لائبریری کو مزین کرتے رہتے۔

ان کی یادگار یا ان کا کارنامہ بیت الحکمت کے نام سے موسوم وہ لائبریری ہے جو بلاشبہ منفرد ہے کہ
⑤..... یہ لائبریری کتب احادیث کے وسیع ذخیرہ کے علاوہ سیرت النبی کے موضوع پر ۱۸ زبانوں میں چار ہزار سے زائد کتب سے منور ہے، اس تعداد میں کتب سیرت کا کسی ایک مقام پر یہ ذخیرہ منفرد ہے۔

⑥..... اسی طرح اقبالیات پر یہ لائبریری ۴۰ زبانوں میں چار ہزار پانچ صد کتابوں سے مزین ہے۔

⑦..... اس لائبریری میں ایک لاکھ کے قریب مطبوعہ کتب موجود ہیں۔

⑧..... ۱۹۸۶ء میں صدر ضیاء الحق مرحوم نے کتب سیرت کے گراں قدر ذخیرے کی بنا پر ان کو خاص ایوارڈ بھی دیا تھا۔

⑨..... ایسے ہی حکومت ایران نے ایران میں منعقدہ مخطوطات کی عالمی نمائش پر ان کو تیسرا انعام دیا تھا۔

⑩..... ۲۰۰۵ء میں فیصل مسجد کے احاطہ میں خطی قرآن مجید کی نمائش میں بھی انہوں نے حصہ لیا تھا جس کا افتتاح صدر پرویز مشرف نے کیا تھا۔

اس لائبریری کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء نے صرف اس لائبریری کے فہرست پر سات مقالہ جات لکھے ہیں۔

ان کے صاحبزادگان! صلاح الدین ایوبی (لیکچرار)، جمال الدین افغانی، رفیع الدین حجازی (تاجران کتب)، کبیر الدین رازی (سرکاری ملازم)، جلال الدین رومی، نجم الدین فارانی (طالب علم)، اس لائبریری کو علم کا چشمہ فیض اور نشر کتب ان کے لیے صدقہ جاریہ بنانے کے جذبات خیر رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔

ادارہ الاعتصام ان کے پسماندگان بھائی، بہن، بیوہ، بیٹوں اور بیٹیوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر ان کی حسنات قبول فرما کر ان کی بلندی درجات کا سبب بنائے۔ آمین!

اسلام اور خرید و فروخت کے زریں اصول!

حافظ ذوالفقار علی (شیخ الحدیث ابو ہریرہ شریعہ کالج لاہور)

نقد اور ادھار قیمت میں فرق:

یہ امر تو طے ہے کہ خرید و فروخت جس طرح نقد جائز ہے ادھار بھی جائز ہے بشرطیکہ ادائیگی کی مدت معلوم ہو لیکن کیا ادھار کی صورت میں نقد کے مقابلہ میں زائد قیمت رکھنا جائز ہے؟ یہ ایک اہم سوال ہے جو قیمت پر گفتگو کرتے ہوئے پوری شدت کے ساتھ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ کیوں کہ عصر حاضر میں قسٹوں پر لین دین کا رواج عام ہے اور اس میں ہمیشہ نقد کی نسبت زیادہ قیمت رکھی جاتی ہے۔ بعض علماء اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اگر دلائل کی روشنی میں غور کیا جائے تو ان کی رائے صائب معلوم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے بیشتر فقہاء محدثین ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافہ جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَتِ الشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْمَوْئِدُ
بِاللَّهِ وَالْجَمْهُورُ إِنَّهُ يَجُوزُ لِعُمُومِ الْأَدْلَةِ الْقَاضِيَةِ
بِجَوَازِهِ وَهُوَ الظَّاهِرُ - [نیل الاوطار، ج: ۸، ص: ۲۰۱]

”شافعیہ، حنفیہ، زید بن علی، مؤید باللہ اور جمہور نے جواز کے عمومی دلائل کی بنا پر اسے جائز قرار دیا ہے اور ظاہر بھی یہی ہے۔“

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حق میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ہے:

”شِفَاءُ الْعَلِيلِ فِي حُكْمِ زِيَادَةِ الثَّمَنِ لِمَجَرَّدِ
الْأَجَلِ۔“

اس رسالہ میں انہوں نے زیر بحث مسئلہ کے متعلق بڑی عمدہ تحقیق پیش فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں:

”ہم نے اس میں ایسی تحقیق پیش کی ہے جو ہم سے پہلے کسی نے نہیں کی۔“ [ایضاً، ص: ۲۰۲]

اہل حدیث اکابر علماء سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی، نواب صدیق حسن خان، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے کہ ادھار میں زائد قیمت رکھی جاسکتی ہے۔ [فتاویٰ نذیریہ، ج: ۲، ص: ۱۶۲۔ الروضۃ الندیۃ، ج: ۲، ص: ۸۹۔ فتاویٰ ثنائیہ، ج: ۲، ص: ۳۶۵۔ فتاویٰ اہل حدیث، ج: ۲، ص: ۲۶۳، ۲۶۴]

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ قرآن حکیم کی آیت ﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ﴾ ”اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے“ سے پتا چلتا ہے کہ سوائے ان شکلوں کے جن کی حرمت قرآن وحدیث میں بیان کر دی گئی ہے۔ خرید و فروخت کی تمام صورتیں جائز ہیں۔ چوں کہ قرآن کی کسی آیت یا حدیث نبوی سے یہ واضح نہیں کہ ادھار میں زائد قیمت لینا غلط ہے اس لیے یہ جائز ہے۔

جن علماء کے نزدیک نقد اور ادھار کی صورت میں علیحدہ علیحدہ قیمت رکھنا ناجائز ہے وہ ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔“

[ترمذی، کتاب البیوع باب ما جاء فی النہی عن بیعتین فی بیعة]

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک بیع میں دو بیع کرے اس کے لیے

کم قیمت ہے یا سود۔“ [سنن ابی داؤد، باب فیمن باع بیعتین

فی بیعة]

ان حضرات کے خیال میں ”ایک بیع میں دو بیع“ کا مطلب نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق ہے۔ لیکن اگر اس کی تشریح میں محدثین کے اقوال کو سامنے رکھا جائے تو یہ مفہوم درست معلوم نہیں ہوتا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ

يَقُولُ أَيْعُكَ هَذَا الثُّوبَ بِنَقْدٍ بَعِشْرَةٍ وَبَسِيعَةٍ
بِعِشْرَيْنَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلَى أَحَدٍ الْبَيْعَيْنِ فَإِذَا فَارَقَهُ
عَلَى أَحَدِهِمَا فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتْ الْعُقْدَةُ عَلَى
وَاحِدٍ مِنْهُمَا -

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَنْ مَعْنَى نَهَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَيْعُكَ ذَارِي هَذِهِ بِكَذَا عَلَى أَنْ
تَبِيعَنِي غُلَامَكَ بِكَذَا - [سنن ترمذی، باب ما جاء فی

النهي عن بيعتين في بيعة]

”بعض اہل علم نے ”ایک بیع میں دو بیع“ کا مفہوم یہ بیان کیا
ہے کہ فروخت کنندہ یوں کہے کہ میں یہ کپڑا تجھے نقد دس اور
ادھار بیس کا فروخت کرتا ہوں، اور فریقین کوئی ایک قیمت
طے کیے بغیر جدا ہو جائیں، لیکن جب ایک قیمت پر متفق ہو کر
جدا ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے فروخت کنندہ
یہ کہے کہ میں اپنا بیہ گھر آپ کو اتنے میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ
آپ اپنا غلام اتنے میں مجھے فروخت کریں گے۔“

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہمارے استاد (ابن تیمیہ) کا قول ہے کہ ”جو ایک بیع میں دو
بیع کرے اس کے لیے کم قیمت ہے یا سود“ سے مراد یعنی بیع
عینے ہے۔“ [تہذیب، ج: ۵، ص: ۱۰۰]

بیع عینہ یہ ہے کہ کوئی چیز ادھار زائد قیمت پر بیچ کر دوبارہ نقد کم
قیمت پر خرید لی جائے۔ مثلاً ایک شخص نے ایک سودس روپے میں کتاب
خریدی اور ادائیگی ایک ماہ بعد طے پائی، اب فروخت کنندہ اسی شخص سے
یہی کتاب ایک سو روپے میں نقد دوبارہ خرید لیتا ہے تو یہ بیع عینہ ہے جو
سودی معاملہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ کیوں کہ فروخت کنندہ نے دیا
تو ایک سو روپیہ ہے مگر وصول ایک سودس پانے میں یہی سود ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

”علماء نے اس کے دو مفہوم بیان کیے ہیں:

①..... فروخت کنندہ یہ کہے کہ میں آپ کو نقد دس کی یا ادھار بیس

کی بیچتا ہوں۔ یہ مفہوم امام احمد رحمہ اللہ نے سماک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی روایت کہ نبی ﷺ نے ایک سودے
میں دو سودوں سے منع فرمایا کی تشریح سماک رحمہ اللہ نے یوں کی ہے کہ
فروخت کنندہ یہ کہے کہ ادھار اتنے کی اور نقد اتنے کی۔ مگر یہ تشریح کمزور
ہے کیوں کہ اس صورت میں نہ تو سود شامل ہے اور نہ ہی دو سودے ہوئے
ہیں۔ صرف دو قیمتوں میں سے ایک قیمت کے ساتھ سودا طے پایا ہے۔

②..... اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کنندہ یوں کہے کہ میں
آپ کو یہ چیز ایک سال کی مدت کے لیے ایک سو کے بدلے اس شرط پر
فروخت کرتا ہوں کہ میں آپ سے اسی کی نقد خرید لوں گا، حدیث کا اس
کے علاوہ دوسرا کوئی معنی نہیں ہے۔“ [تہذیب، ج: ۵، ص: ۱۰۵، ۱۰۶]

اس تفصیل سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو گئی کہ نقد اور ادھار
کے لیے دو علیحدہ علیحدہ قیمتیں مقرر کرنے سے اس حدیث کی مخالفت نہیں
ہوتی جس میں نبی ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا ہے۔ مزید
تفصیلات کے لیے احقر کی کتاب ”دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی
حکم“ ملاحظہ فرمائیے۔

ادائیگی عمدہ طریقے سے کی جائے:

ادھار میں بیع مکمل ہوتے ہی قیمت مشتری کے ذمے دین
(Debt) ہو جاتی ہے۔ لہذا مشتری کا فرض ہے کہ وہ طے شدہ مدت کے
اندرا دائیگی یقینی بنائے، لیت و لعل یا پس و پیش نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ
نے قرض کی ادائیگی پر قادر مقروض کی طرف سے ٹال مٹول کو ظلم سے تعبیر
فرمایا ہے۔ فروخت کنندہ کو بھی چاہیے کہ وہ طے شدہ مدت سے قبل
ادائیگی کا مطالبہ نہ کرے۔ اگر خریدار تنگ دست ہو تو قرآنی حکم کے
مطابق اس کو فراخ دستی تک مہلت دی جائے اور اگر کسی وجہ سے بروقت
ادائیگی نہ ہو سکے تو جرمانہ وصول نہ کیا جائے۔ کیوں کہ یہ سود کے زمرے
میں آتا ہے۔

مارکیٹ ریٹ خراب نہ کریں:

بلاشبہ انسان اپنی چیز جس قیمت پر چاہے فروخت کر سکتا ہے
شریعت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جس طرح استحصال اور

ابی داؤد، باب فی التسعیر۔ سنن الترمذی، باب ما جاء فی التسعیر
”اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والا، تنگی، کشادگی کرنے والا اور رازق ہے۔“

تو یہ اس تناظر میں فرمایا جب قیمتوں میں اضافہ فطری اصول کے تحت ہو رہا ہو، اس میں ناجائز منافع خوری کا عمل دخل نہ ہو۔ لیکن اگر تاجر صارفین کے ساتھ صریح زیادتی کر رہے ہوں تو پھر حکومتی مداخلت ناگزیر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں عوام کو تاجروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تاجروں کی ظالمانہ منافع اندوزی کو کنٹرول کرنا جائز ہے کیوں کہ یہ فساد فی الارض ہے۔ [حجة الله البالغة، ج: ۲، ص: ۱۹۹]

بیع میں خیار (Option) کی صورتیں:

بعض اوقات انسان غور و فکر کے بغیر بیع کر لیتا ہے مگر اسے جلد ہی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی، یا اسے کسی ماہر سے مشورہ کرنے اور چیز کی جانچ پڑتال کے لیے وقت درکار ہوتا ہے، یا بیع کی شرائط پوری نہ ہونے، یا چیز اور قیمت کے متعلق مکمل معلومات نہ ہونے، یا دھوکے اور فراڈ کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اسلامی شریعت نے اس کا حل قانون خیار کی شکل میں متعارف کرایا ہے۔ خیار کا معنی ہے: ”خرید و فروخت کے معاملہ کو فسخ قرار دینے یا اسے باقی رکھنے میں سے جو صورت بہتر معلوم ہو اس کا انتخاب کرنا۔“
خیار کی بہت سی اقسام ہیں مگر ان میں سے نمایاں قسمیں آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

خیار مجلس:

اس کا مطلب ہے جب تک فریقین اس مقام پر موجود ہیں جہاں بیع ہوئی ہے ان میں سے ہر ایک کو بیع ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
أَلْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا - [صحيح بخاری، کتاب البيوع، باب کم يجوز الخيار]

ظالمانہ منافع خوری منع ہے اسی طرح نامناسب حد تک قیمتیں کم کر کے مارکیٹ کا توازن خراب کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق تالیف مؤطا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَبِيبًا لَهُ بِالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِمَّا أَنْ تَزِيدَ فِي السَّعْرِ وَإِمَّا أَنْ تُرْفَعَ مِنْ سُوقِنَا - [موطا]
”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ بازار میں اپنا مٹکی بیچ رہے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا تو قیمت میں اضافہ کرو یا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔“

مارکیٹ ریٹ سے بہت کم قیمت رکھنا بھی دراصل اجارہ داری قائم کرنے اور دوسرے تاجروں کا راستہ روکنے کا ایک حربہ ہے بالخصوص چھوٹے تاجر اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو انتہائی کم نرخ پر بیچنے سے منع فرمایا۔
جو حضرات قیمتوں میں عدم مداخلت کے قائل ہیں وہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا جیسا کہ سنن بیہقی میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار سے واپس آئے تو اپنا محاسبہ کیا اور حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا یہ میرا فیصلہ نہیں ہے۔ میرا مقصد تو شہر والوں کی بھلائی تھا ورنہ آپ جہاں چاہیں اور جیسے چاہیں بیچیں۔ [ج: ۶، ص: ۲۹]

لیکن یہ روایت ثابت نہیں کیوں کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں جن کی حضرت عمر سے ملاقات ثابت نہیں۔

[السنن الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۳۸۳۔ فتح الباری، ج: ۹، ص: ۴۷۸]
باقی جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکاری طور پر اشیاء کے ریٹ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تو آپ نے اتفاق نہ کیا اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ - [سنن

”باع اور مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔“

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”شارع علیہ نے بیع میں خيار مجلس فریقین کے فائدے اور مکمل رضا مندی جو اللہ تعالیٰ نے بیع کے لیے ایک شرط کے طور پر بیان کی ہے کے لیے رکھا ہے کیوں کہ عموماً بیع جلد بازی میں غور و فکر کے بغیر ہی ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ شریعت کا ملکہ کی خوبیوں میں سے ہے کہ اس نے ایک حد (جب تک دونوں فریق بیع کی جگہ موجود ہیں) مقرر کر دی ہے جس میں دونوں فریق اپنے فیصلے پر غور و فکر اور نظر ثانی کر لیں۔“ [اعلام الموقعین، ج: ۳، ص: ۱۶۳]

لیکن اگر مشتری جدا ہونے سے قبل خریدی گئی چیز میں تصرف کر لے مثلاً کسی کو ہبہ کر دے اور فروخت کنندہ اس پر اعتراض نہ کرے تو خيار مجلس ختم اور بیع لازم ہو جاتی ہے۔ [صحیح بخاری، باب اذا اشتری شیئاً فوہب من ساعته قبل ان یتفرقا]

بعض اہل علم کے نزدیک اگر دونوں یا ایک بیع کرتے وقت یہ واضح کر دے کہ بیع فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا تو پھر بھی دونوں یا جس نے یہ حق ختم کیا اس کا اختیار ساقط ہو جائے گا اور بیع لازم ہو جائے گی۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ۔

[صحیح بخاری، باب اذا خیر احدهما صاحبه]

”جب دو شخص بیع کریں تو ہر ایک کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یعنی اکٹھے ہوں یا ایک دوسرے کو اختیار نہ دے دیں۔“

یہ حضرات ایک دوسرے کو اختیار دینے کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ جب فریقین یا ان سے ایک لین دین کرتے وقت یہ شرط لگا لے کہ خيار مجلس نہیں ہوگا تو یہ اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں کیوں کہ یہ خيار کی حکمت و فلسفہ کے خلاف ہے۔ ہماری نافرمانی میں

اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ جب تک فریقین بیع کی جگہ پر موجود ہوں ان کے درمیان بیع لازم نہیں ہوتی سوائے اس بیع کے جس میں وہ ایک دوسرے کو جدا ہونے کے بعد بھی طے شدہ مدت تک بیع فسخ قرار دینے کا اختیار دے دیں۔ یعنی اس صورت میں جدائی سے قبل ہی بیع لازم ہو جاتی ہے البتہ طے شدہ مدت تک بیع منسوخ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

[باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع]

”خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان بیع (لازم) نہیں ہوگی یہاں تک وہ جدا ہوں جائیں سوائے اس بیع کے جس میں وہ ایک دوسرے کو اختیار دے دیں۔“

خيار شرط:

جب فروخت کنندہ یا مشتری خریداری کا معاملہ کرتے وقت یہ کہے کہ مجھے اتنی مدت تک بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا اور دوسرا فریق بھی اس پر راضی ہو تو اس کو خيار شرط کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

اَلْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ۔ [سنن ابی داؤد، باب فی الصلح]

”مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔“

تاہم اس کو سود کا ذریعہ بنانا جائز نہیں۔ لہذا اگر قرض دہندہ قرض پر اضافی رقم لینے کی بجائے قرض لینے والے کی کوئی جائیداد خرید لے اور یہ طے کر لے کہ مجھے اتنی مدت تک بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا تا کہ دوران مدت اس جائیداد سے فائدہ اٹھا سکے اور جب مدت پوری ہو تو خيار شرط کے تحت بیع فسخ کر دے تو یہ جائز نہیں ہوگا کیوں کہ یہ سودی حیلہ ہے۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

”کہ ایک شخص دوسرے سے کوئی چیز مثلاً زمین خریدتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آپ کو فلاں مدت تک بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے، تو انہوں نے فرمایا جائز ہے بشرطیکہ حیلہ مقصود نہ ہو۔ حیلہ سے

تدلیس کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت مشتری کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ حقیقت حال واضح ہونے پر بیع فسخ کر سکتا ہے۔

تدلیس کی یہ صورت تو زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے کہ بعض بیوپاری دودھ دینے والے جانور کو منڈی میں لے جانے سے قبل کچھ وقت کے لیے اس کا دودھ نہیں دوتے تاکہ خریدار کو تنہا بھرنظر آئیں اور وہ یہ سمجھے کہ اچھی مقدار میں دودھ دینے والا جانور ہے۔ لیکن جب جانور کو گھر لے جا کر دودھ دھوتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ دودھ کی حقیقی مقدار بہت کم ہے۔ نبی ﷺ نے اس حربے کو ممنوع قرار دیا اور فرمایا جس نے ایسا جانور خرید لیا اس کو دو باتوں میں اختیار ہے۔ اگر اپنے سودے پر مطمئن ہے تو اسے باقی رکھے اور اگر مطمئن نہیں تو اس کو فسخ کر دے یعنی جانور واپس کر کے اپنی رقم لے لے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور دے۔ [صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النہی للبائع أن لا یحفل

الابل والبقر والغنم]

بعض لوگ حادثہ شدہ گاڑیوں کو مرمت کر کے غیر حادثہ شدہ کا تاثر دے کر فروخت کر دیتے ہیں۔ یہ بھی تدلیس کی ایک شکل ہے جو حرام ہے۔

خیار غبن:

غبن کا معنی ہے ”دھوکا دہی اور کمی کرنا“ جب کسی شخص سے دھوکا دہی یا اس کی ناواقفیت اور اعتماد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی چیز مارکیٹ کی نسبت بہت زیادہ سستی خرید لی جائے یا معمول سے زیادہ ہنگی بیچ دی جائے تو اس کو اصطلاح میں غبن کہتے ہیں جو کہ حرام ہے۔

عہد نبوت میں مدینہ منورہ میں غلہ وغیرہ دوسرے شہروں سے لا کر ہی فروخت کیا جاتا تھا، بعض چالاک تاجر منڈی سے باہر جا کر ہی تجارتی قافلوں سے سارا مال خرید لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اس پر پابندی لگا دی، کیوں کہ اس میں یہ اندیشہ بھی تھا کہ تاجر قافلے والوں کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر سستے داموں نہ خرید لیں۔ اور اگر کوئی مالک تاجر پر اعتماد کر کے اپنا مال فروخت کر دے اور وہ منڈی میں پہنچ کر یہ محسوس کرے کہ تاجر نے جو قیمت دی ہے وہ صحیح نہیں۔ حقیقی قیمت یہ ہے تو اس کو یہ اختیار ہوگا کہ چاہے تو بیع باقی رکھے اور چاہے تو منسوخ کر دے۔ چنانچہ

مراد یہ ہے کہ وہ قرض لینے والے سے کوئی جائیداد خرید کر اس سے فائدہ اٹھائے اور اس میں خیار کی شرط طے کر لے تاکہ اس حیلے کے ذریعے قرض کے بدلے فائدہ حاصل کرے۔“

[المغنی، ج: ۷، ص: ۴۸۶]

بیع کی وہ اقسام جن میں فروخت کی گئی چیز اور اس کے معاوضہ پر وقوع بیع کے مقام پر ہی قبضہ شرط ہے۔ جیسے گندم کی گندم، سونے کی سونے کے عوض بیع اور کرنسی کی خرید و فروخت ہے، یا وقوع بیع کے وقت مکمل قیمت کی ادائیگی ضروری ہے جیسا کہ بیع سلم میں ہے وہاں بھی خیار شرط کی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن البیوع التی یشتتر فیہا التقابض فی المجلس كالصرف وبيع الطعام بالطعام أو القبض فی أحد العوضین كالسلم لا یجوز شرط الخيار فیہا۔

[روضة الطالبین، ص: ۱، ص: ۴۳۹]

”بیع کی وہ صورتیں جن میں دونوں طرف سے موقع پر قبضہ شرط ہے، جیسے کرنسی کی خرید و فروخت، یا غلے کی غلے کے عوض بیع ہے، یا مکمل قیمت کی پیشگی ادائیگی ضروری ہے، جیسا کہ بیع سلم میں ہے، ان میں خیار شرط جائز نہیں۔“

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بیع کی جن اقسام میں وقوع بیع کے جگہ پر ہی قبضہ شرط ہے جیسے بیع صرف (کرنسی کی خرید و فروخت)، بیع سلم اور ان اجناس کی باہم بیع ہے جن کا کمی بیشی کے ساتھ باہمی تبادلہ سود ہے ان میں خیار شرط نہیں ہے۔ کیوں کہ ان کا مطلب ہے کہ فریقین کے جدا ہونے کے بعد ان کے درمیان کوئی تعلق باقی نہ رہے جب کہ خیار شرط کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے درمیان (خیار کی مدت تک) تعلق باقی رہے گا۔“

[المغنی، ج: ۷، ص: ۳۸۸]

خیار تدلیس:

مشتری کو اندھیرے میں رکھ کر کوئی چیز فروخت کی جائے تو اسے

”حنفیہ کے پاس اس حدیث کا کوئی جواب نہیں ہے۔ لہذا اس باب میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک رائج ہے۔“ [ایضاً، ص: ۳۰۴]

خیار عیب:

اگر چیز خریدنے کے بعد اس میں کسی ایسے نقص کا انکشاف ہو جو فروخت کنندہ کے ہاں سے ہی موجود تھا لیکن بیع کے وقت خریدار کے علم میں نہ آ سکا تو خریدار کو بیع منسوخ کر کے اپنی رقم واپس لینے کا اختیار ہے، اس کو خیار عیب کہتے ہیں۔ نقص سے مراد ایسا عیب ہے جس سے قیمت میں کمی واقع ہو۔

مشتري رضا مند ہو تو خیار عیب میں تصفیہ کی ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس چیز کی نقص کے ساتھ اور بغیر نقص کے قیمت لگالی جائے، دونوں قیمتوں میں جو فرق ہو وہ رقم مشتری کو واپس کر دیا جائے اور بیع کو قائم رکھا جائے۔

خیار عیب کی غرض و غایت مشتری کو ضرر سے بچانا ہے کیوں کہ وہ چیز کو بے عیب سمجھ کر خریدنے پر رضا مند ہوا تھا۔ نقص کی موجودگی اس کی رضامندی کے خلاف ہے۔ اس لیے علمائے دین کے مابین اس کی مشروعیت متفق علیہ ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَأَسْتَعْلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ اسْتَعْلَ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَرَجُ بِالضَّمَانِ - [سنن ابن ماجہ، باب الخراج بالضمان]

”ایک شخص نے ایک غلام خریدا، پھر اس سے (اجرت کے بدلے کام پر لگا کر) فائدہ اٹھایا، بعد میں اس میں عیب پایا اور اسے واپس کر دیا۔ اس پر فروخت کنندہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے غلام سے فائدہ بھی تو اٹھایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا فائدہ نقصان کی ذمہ داری کی بنیاد پر ہے۔“ یعنی اس عرصہ میں چوں کہ غلام کا ذمہ دار مشتری تھا، اگر وہ کسی وجہ سے ہلاک ہو جاتا تو مشتری کا ہی نقصان ہوتا اس لیے اجرت بھی اسی کا حق ہے۔



آپ کا فرمان ہے:

لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرِ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ - [صحیح مسلم، باب

تحریم تلقی الجلب]

”قالے دلاؤں سے آگے جا کر نہ ملو۔ جس نے آگے جا کر مال خرید لیا تو جب مال کا مالک بازار پہنچے تو اس کو (معاملہ فسخ کرنے کا) اختیار ہوگا۔“

علمائے احناف خیار غبن کے قائل نہیں، وہ کہتے ہیں جو شخص بازار میں جائے اس کا فرض ہے کہ مارکیٹ کا ریٹ معلوم کر کے علی وجہ البصیرۃ بیع کرے۔ اگر اس نے مارکیٹ ریٹ معلوم کیے بغیر بیع کر لی اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو دھوکہ لگا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے اس کو بیع فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ رائے متذکرہ بالا حدیث کے خلاف ہے۔ خود حنفی علماء بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حدیث خیار غبن کی مضبوط ترین دلیل ہے، ہمارے پاس اس کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں ہے۔ چنانچہ معروف حنفی عالم مولانا تفتی عثمانی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں آپ ﷺ نے دیہاتی (مال لانے والے) کو جو اختیار دیا یہ خیار مغنون کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس حدیث کا کوئی اطمینان بخش جواب شافعیہ اور حنفیہ کے پاس نہیں ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ متاخرین حنفیہ نے اس مسئلہ میں امام مالک کے قول پر فتویٰ دیا۔

علامہ ابن عابدین (شامی) رد المحتار میں فرماتے ہیں کہ آج کل دھوکا بازی بہت عام ہو گئی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں مالکیہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے مغنون کو اختیار دیا جائے گا۔ کیوں کہ دھوکا اسی شخص کے کہنے کی بنا پر ہوا ہے۔ ویسے ہی دھوکا لگ گیا تو بات دوسری ہے لیکن جب اس نے کہا کہ بازار میں یہ دام ہے اور بعد میں بازار میں وہ دام نہیں نکلتے تو یہ دھوکا اس کے کہنے کی وجہ سے ہوا۔ لہذا دوسرے فریق کو اختیار ہے فتویٰ بھی اسی کے اوپر ہے۔“ [انعام الباری، ج: ۶، ص: ۲۲۸]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وقنا عذاب النار

کے دار و مدار سے نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ لوگ ایک طرف وہ کام کر رہے ہوتے ہیں جن سے ہزاروں لاکھوں زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ یہودہ فلمیں بنا رہے ہیں، قومی دولت لوٹ رہے ہیں، جعلی ادویات بنا رہے ہیں اور ساتھ بڑے اطمینان میں ہیں کہ جنت میں اُن کی سیٹ مختص ہے حالانکہ اُن کے جرائم سے لاکھوں کروڑوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں جن کے ہاتھ روزِ قیامت اُن کے گریبانوں پر ہوں گے۔ ان لوگوں اور ان کی نسلوں کو پہنچنے والے نقصان کا خمیازہ انہیں ادا کرنا پڑے گا۔ مرتے وقت نہ ہمارے پاس وہ لذتیں ہوں گی جو ہم نے گناہ کر کے چکھی تھیں اور نہ وہ مشقتیں ہوں گی جو عبادت یا اطاعت کی وجہ سے برداشت کی تھیں۔ دونوں کیفیات ختم ہو جائیں گی لیکن اُن کے ابدی نتائج گناہ یا ثواب کی شکل میں باقی رہیں گے۔

جہنم..... قرآن وحدیث کی روشنی میں

جہنم کی زنجیریں اور تارکول:

”اُس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھو گے۔ اُن کے لباس تارکول کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی۔“ [ابراہیم ۱۴: ۴۹-۵۰]

جہنم کی پیپ:

”اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور حلق سے اتار نہ سکے گا اور موت ہر طرف سے اُس پر آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں اور اُس کے پیچھے ایک سخت عذاب (لگا ہوا) ہے۔“ [ابراہیم ۱۴: ۱۶-۱۷]

”غساق کا (وہ سڑی ہوئی پیپ جو جہنمیوں کے زخموں سے نکلے گی اور جس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جہنمیوں کی انتہائی بھوک میں غذا ہوگی، وہ اس قدر بدبودار

جہنمِ ذلت، بدبختی، عذاب اور بے عزتی کا مقام جہاں آپ ہیں بھرنے اور آنسو بہانے کے علاوہ کوئی کام نہ ہوگا۔ نیچے آگ کا فرش اور اوپر آگ کا سائبان، گندھک کا لباس، ہاتھوں میں بیڑیاں، گردنوں میں طوق، کھانے کے لیے زقوم جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا۔ پینے کے لیے ابلتا ہوا پانی جو پیٹ کے اندر کی ہر چیز کو گلا کر رکھ دے گا اور پیٹ کے اندر جا کر کھولے گا۔ جہنمی ہر لمحہ موت کی دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔ نہ صبر ہی سے یہ عذاب دور ہوگا اور نہ چیخنا چلانا دکھوں میں کمی کا باعث ہوگا۔ یہ انجام ہم میں سے کسی کا بھی خدا نخواستہ ہو سکتا ہے جو بھی اس سے لاپرواہی کی زندگی گزارے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تو جس نے (دنیا میں) سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی تھی اُس کا ٹھکانہ تو بس جہنم (ہوگی)۔“

[النار ۷۹: ۳۷-۳۹]

ہم میں سے اکثر نے جہنم کا صرف نام سنا ہے اُس کی ہولناکی کی ہمیں خبر نہیں اور نہ ہم اُس سے بڑھ کر کسی خطرہ کے لیے سنجیدہ نہ ہوتے۔ اگر کسی راستے پر سانپ کے ہونے کا ذرا سا بھی خطرہ ہو تو انسان اس راہ سے گزرنے پر تیار نہیں ہوتا۔ لیکن عجیب ہے انسان جس خطرے سے خبردار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے، کتنا میں بھیجیں، اس کے وجود اور ارد گرد بے شمار نشانیاں بکھیر دیں۔ اس کے بارے میں چند لمحے بھی سنجیدگی سے غور کرنے پر عظیم اکثریت تیار تک نہیں۔ دردناک عذاب کی ایسی بدترین جگہ پر اُس انسان کی زندگی کیسی ہوگی جو اپنی تھیلی پر چھوٹا سا آبلہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ انسان جو جون جولائی کی تپتی لونی نہیں برداشت کر سکتا، شیطان کے بہکانے میں آکر ایسے راستے پر دوڑا چلا جا رہا ہے جہاں ابدی عذاب اس کے منتظر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دین سے بے خبری اور سنی سنائی باتوں پر زندگیوں

سنجال کر رکھا۔“ [المعارج ۷۰: ۱۵-۱۸]

آگ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھنسنے کا عذاب:

”اور جب وہ اس میں کسی تنگ جگہ مشکبیں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت (نئی موت) پکاریں گے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔“ [الفرقان ۲۵: ۱۴، ۱۳]

لوہے کے ہتھوڑوں اور گرزوں سے مارے جانے کا عذاب:

”تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اور کھانسیں (سب) گل جائیں گی اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ ٹھن کے سبب ٹکنا چاہیں گے اس میں پھر دھکیل دیے جائیں گے کہ جلنے کے عذاب (کا مزہ) چکھو۔“

[الحج ۲۲: ۱۹-۲۲]

”اگر جہنم میں کافروں کو مارنے والا لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں تب بھی اسے نہیں اٹھا سکتے۔“ [ابی یعلیٰ]

اہل جہنم کی حسرت:

”جو شخص جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت والا مقام بھی دکھا دیا جائے گا کہ اگر وہ اچھے کردار کا مالک ہوتا تو یہ مقام نصیب ہوتا تاکہ اسے اپنے اس انجام پر زیادہ حسرت ہو۔“ [بخاری]

جہنمیوں کے کھانے:

”وہ (زقوم) ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں اگتا ہے اُس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ تو یہ اُسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے اوپر سے اُن کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا۔ پھر اُن کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا۔“ [الصفات ۳۷: ۶۴-۶۸]

”زقوم کے دھوون کے سوا اس (جہنمی) کے لیے کوئی کھانا

ہوگی کہ اگر ایک ڈول اس دنیا پر بہا دیا جائے تو ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔“ [ترمذی]

جہنم کی وسعت اور گہرائی:

”قیامت کے دن جہنم کو (میدانِ حشر میں) لایا جائے گا تو اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔“ [مسلم]

”جو پتھر جہنم کے کنارے سے نیچے پھینکا جائے تو وہ ستر برس بعد بھی جہنم کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ رب کی قسم اس جہنم کو ضرور بھرا جائے گا۔“ [مسلم]

”جہنم میں ایک وادی کا نام ویل ہے جس کی تہ تک پہنچنے سے پہلے کافر چالیس سال تک اس میں گرتا جائے گا اور موعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر کافر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اس سے اترے گا۔ کافر ہمیشہ اسی (چڑھنے اترنے کے عذاب میں) مبتلا رہے گا۔“ [مسند ابویعلیٰ]

سب سے کم عذاب والا جہنمی:

”جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے۔ ان کے باعث اس کا دماغ ایسے کھول رہا ہوگا جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہے وہ سمجھے گا کہ اور کسی کو اس سے زیادہ شدید عذاب نہیں دیا جا رہا حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا۔“ [مسلم]

جہنم کی تپش اور پکار:

”جب (یہ لوگ) اس (جہنم) میں ڈالے جائیں گے تو اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ ایسی جوش مارتی ہوگی کہ (گویا ابھی) غصہ سے پھٹ پڑے گی۔“ [الملک ۶۶: ۸۰۷]

”وہ بھڑکتی ہوئی آگ ایسی ہوگی کہ (دور ہی سے مجرموں کی) کھال چاٹ جائے گی (اور) ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے (دنیا میں حق سے) روگردانی کی اور پیٹھ پھیری اور (ساری عمر) مال جمع کیا اور (راہِ خدا میں خرچ نہ کیا بلکہ) سنبھال

ہوگئی پھر اسے ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی ہوگئی پس اب وہ کالی سیاہ ہے۔“ [ترمذی]

”قیامت کے دن اس جہنمی کو لایا جائے گا جو اہل دنیا میں سے سب سے زیادہ خوش حال تھا پھر اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی کیا تجھ پر کبھی راحت گزری تو وہ جواب دے گا کہ نہیں خدا کی قسم! اے میرے رب میں نے کبھی راحت نہیں دیکھی۔“ [مسلم]

جہنم میں جانے والے

ذیل میں وہ آیات اور احادیث درج کی جارہی ہیں جن میں ان گنہگار لوگوں کا ذکر ہے جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ان کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ یہ مکمل فہرست نہیں، جگہ کی کمی کے پیش نظر صرف چند عمومی گناہوں کا بیان کیا جا رہا ہے۔ ہر مسلمان کو معاملہ کی سنگینی سمجھتے ہوئے قرآن وحدیث کا مطالعہ کر کے اللہ کے غضب کودعوت دینے والے اعمال کو جان کر ان سے بچنا چاہیے۔

کافر: ”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی جہنمی ہوں گے (اور) وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جہنم میں رہیں گے۔“ [البقرة: ۲: ۳۹]

مشرک: ”جس کسی نے اللہ کے ساتھ (کسی دوسرے کو) شریک ٹھہرایا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ [المائدة: ۵: ۷۲]

منافق: ”منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔“ [النساء: ۴: ۱۴۵]

میراث اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم نہ کرنے والے:

ہمارے معاشرے میں اکثریت کسی کے مرنے کے بعد اس کی میراث اسلامی قانون کے مطابق تقسیم نہیں کرتی۔ خواتین کو تو عموماً حصہ نہیں دیا جاتا۔ قرآن مجید میں سورۃ النساء میں آیات ۷ تا ۱۲ میں احکام

نہیں (اور) یہ کھانا کوئی نہ کھائے گا بجز گنہگاروں کے۔“

[الحاقہ ۶۹: ۳۶-۳۷]

” (جہنمیوں کا مشروب) پگھلے ہوئے تانبے کا پانی، تیل کی تپجھٹ جیسا ہوگا جب جہنمی (اسے پینے کے لیے) اپنے منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کا گوشت (جل بھن کر) گر پڑے گا۔“ [حاکم]

سانپوں اور بچھوؤں کا عذاب:

”جہنم میں سانپ ہیں جو اپنی جسامت میں سختی اونٹوں کے برابر ہیں (عام اونٹوں سے بڑے اونٹ) اور وہ اس قدر زہریلے ہیں کہ ان میں کوئی سانپ جہنمی کو ایک دفعہ ڈسے گا تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کا اثر محسوس کرے گا اور اسی طرح جہنم میں بچھو ہیں جو (اپنی جسامت میں) پالان بندھے خچروں کی مانند ہیں ان میں کوئی بچھو جہنمی کو ایک دفعہ ڈسے گا تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کا اثر محسوس کرے گا۔“ [مسند احمد]

ایک عام زہریلے سانپ کے ڈسنے سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے پھر متاثرہ حصہ مفلوج ہو کر ناک، منہ، کان حتیٰ کہ آنکھوں سے بھی خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بچھو کے ڈسنے سے جسم سو جاتا ہے اور پھر سانس لینے میں تکلیف اور گھٹن محسوس ہوتی ہے۔

تصور کیجیے جس انسان کو یہاں کے مقابلے میں لاکھ گنا زہریلے سانپ اور بچھو بار بار ڈسیں گے، گوشت نوچیں گے تو مدہوش، مفلوج، خون آلودہ، ہانپتے کانپتے انسان کا کیا حال ہو رہا ہوگا؟..... خدا کی پناہ!

عذاب جہنم کی ہولناکی:

”ان لوگوں کے لیے جہنم میں (دکھ اور جلن کی) چیزیں ہوں گی اور (اپنی چیخ و پکار کے غل میں) وہ (اور کچھ) نہ سنیں گے۔“

[الانبیاء: ۲۱: ۱۰۰]

”دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔“ [بخاری]

”جہنم کی آگ کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ

وراثت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں انہیں ”حدود اللہ“ کہا اور فرمایا کہ جو ان حدود سے تجاوز کرے گا اسے ہمیشہ کے لیے آگ میں ڈالا جائے گا۔

”اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی (ٹھہرائی ہوئی) حد بند یوں سے باہر نکل جائے گا (تو) اللہ اُسے جہنم میں داخل کرے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا اور اُس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔“ [النساء: ۱۴]

یتیم کا مال کھانے والا: ”جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں اور عنقریب جہنم میں جھونکے جائیں گے۔“ [النساء: ۱۰]

مومن کو قتل کرنے والا: ”اور کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ [النساء: ۹۳]

معاشرے میں بے حیائی پھیلانے والے: ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں فحش پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“ [النور: ۱۹]

اللہ کے نازل کردہ احکامات کو چھپانے والے: ”جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں، چھپاتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں (دنیا کی) متاعِ قلیل خریدتے ہیں (تو یقین کرو) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں اور قیامت کے روز اللہ ان سے نہ کلام کرے گا نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ [البقرة: ۱۷۴]

پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے: ”جو لوگ (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں پر (جو) پاک دامن (ہیں) اور ایسی باتوں سے (بے خبر، اور) ایمان والیاں ہیں، ایسے لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں ملعون ہیں اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

[النور: ۲۴]

غلط طریقے سے مال کمانے والے: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو،

ایک دوسرے کے مال ناحق خورد برد نہ کیا کرو..... اور جو کوئی ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا ہم اُس کو ضرور آگ میں جھونکیں گے۔“

[النساء: ۲۹، ۳۰]

سود کھانے والے: ”(جو) لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو..... اور جو کوئی (اس حکم کے بعد پھر اس حرکت کا) اعادہ کرے تو ایسے ہی لوگ جنہی ہیں اور وہ جہنم میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔“ [البقرة: ۲۷۵]

گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے بعد توبہ نہ کرنے والے: ”لیکن ان لوگوں کی توبہ (توبہ) نہیں جو (عمر بھر) برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی تو لگا کہنے کے اب میں توبہ کرتا ہوں اور (اسی طرح) ان لوگوں کی توبہ تھی (توبہ) نہیں جو کافر ہی مر گئے۔ ایسے تمام لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ [النساء: ۱۸]

مال کی محبت کی میں مست چغل خور: ”تبا ہی ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پس پشت عیب جوئی کرنے والا اور طعنہ دینے والا ہو، جو مال جمع کرتا (رہتا) ہو اور اسے گن گن کر رکھتا ہو خیال کرتا ہو کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔“ [الہمزہ: ۱۰۴، ۱۰۵]

بے ہودہ باتوں کے ذریعے دین سے ہٹانے والے: ”اور (دیکھو) لوگوں میں (کوئی) ایسا بھی ہے جو واہیات (خرافات) قصے (کہانیاں) خرید کر لاتا ہے تاکہ (لوگوں کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے اور اس (راہ) کا مذاق اڑائے، ایسے ہی لوگوں کے لیے آخرت میں رسوا کن عذاب ہے۔“ [لقمان: ۳۱]

مسلم معاشرے میں فساد اور دہشت گردی کرنے والے: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی

ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“ [المائدہ: ۳۳]
 اعمال کے پلڑے ہلکے ہونے والے: ”اور جس (کے اعمال) کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور (اے پیغمبر ﷺ!) تم کیا سمجھے کہ وہ (ہاویہ) ہے کیا چیز؟ (وہ ہے جہنم کی) دہکتی ہوئی آگ۔“ [القارعہ ۱۰۱: ۸-۱۱]

قرآن کے مقابلے میں تکبر کرنے والے: ”جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی، ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے (ہو کر نہ) گزر جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا اوڑھنا اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔“

[الاعراف: ۷، ۴۰، ۴۱]

پیغمبر کی اطاعت سے انحراف کرنے والے: ”اور وہ (جہنمی) کہیں گے، کاش ہم نے (پیغمبر کے کہنے کو) سنایا سمجھا ہوتا تو (آج) جہنیموں میں نہ ہوتے۔ غرض کہ جہنمی اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے، سولعت ہے جہنیموں پر۔“ [الملک: ۶۷، ۱۱۰]

بے عمل واعظ: ”ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی۔ پھر وہ آگ میں اس طرح پھرے گا جیسے گدھا اپنی چکی میں پھرتا ہے تو دوسرے جہنمی لوگ اُس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے: ”اے فلاں یہ تیرا کیا حال ہے۔ کیا تم دنیا میں ہم کو نیکیوں کی تلقین نہیں کرتے تھے؟ اور برائیوں سے نہیں روکتے تھے؟ (ایسے نیکی کے کام کرنے کے باوجود تم یہاں کیسے آئے؟) وہ شخص کہے گا: ”میں تمہیں تو نیکیوں کی تلقین کرتا تھا اور خود اس کے قریب نہیں جاتا تھا اور برائیوں سے تم کو روکتا تھا پر خود کرتا تھا۔“ [بخاری]

متکبر: ”قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی۔ جہنم میں وہ ایک جیل کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام ”بولس“ ہوگا۔ بدترین آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنیموں کے جسموں سے رسنے والا

(پیپ اور خون وغیرہ) پینے کو دیا جائے گا۔“ [ترمذی]
 خودکشی کرنے والا: ”جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرا وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹا رہے گا اور جو شخص تیر (خنجر، پستول، بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو تیرا مارتا رہے گا۔“ [بخاری]
 نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ فریب اور دھوکا

آگ میں سے ہے۔“ [طبرانی]

”جس نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ خواہ معمولی سا حق ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ پیلو (ایک عام درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ [مسلم]

”ان آدمیوں سے اللہ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ شخص جس نے عصر کے بعد مال بیچا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے خریدار نے سچ سمجھ لیا (اور مال خرید لیا) حالاں کہ (دکان دار نے) وہ مال اتنے میں نہیں خریدا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے محض دنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کی اگر حاکم نے اُسے دنیاوی تو اُس سے وفا کی اگر دنیا نہ دی تو بے وفا کی۔ اسی طرح بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، مغرور فقیر بھی۔“ [مسلم]

”زانی مردوں اور عورتوں کو ننگے بدن ایک ہی تنور میں جلنے کی سزا دی جائے گی۔“ [بخاری]

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پئے گا اسے اللہ (جہنم میں) جہنیموں کا پسینہ پلائے گا۔“ [مسلم]

”آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔“ [ترمذی]

جہنم سے ڈرنے والے:

صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کے باوجود اللہ کی پکڑ سے اس قدر خوف زدہ رہتے تھے کہ جیسے ہی آخرت کا تذکرہ ہوتا رونے لگتے۔ داڑھیاں مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتیں، روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں، تلاوت کرتے ہوئے اللہ کے خوف سے آواز ٹکنا بند ہو جاتی، بعض روتے ہوئے گر پڑتے، بعض بستر پر رات بھر کروٹیں بدلتے رہتے۔ نیند نہ آتی اور فرماتے: ”یا اللہ! جہنم کا خوف میری نیند لے گیا۔“ اس کے بعد اٹھ کر صبح تک نماز میں آہ وزاری کرتے۔ بعض نے فرمایا: ”کاش میں ایک پودا ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور جانور چارہ بنا لیتے۔“ اور بعض کہتے: ”کاش میں کسی ٹیلہ پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتیں۔“ ایک صحابی رضی اللہ عنہ لوہار کی دکان کے پاس سے گزرے۔ اُس نے آگ سے (سرخ) لوہا ہار نکالا تو یہ کھڑے ہو کر رونے لگے۔

ایک وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں جن کے دن اطاعت اللہ و رسول ﷺ میں گزرتے اور راتیں اپنے رب کے آگے قیام اور الحاح و زاری میں گزرتی تھیں پھر بھی وہ ہر آن اپنے رب کے عذاب کے خوف سے لرزتے تھے۔ وہ ایمان و عمل کے بعد بھی رب کی پکڑ سے بے خوف نہ تھے اور آج ہم ہیں کہ نہ ایمان کی اور نہ عمل کی درنگی کی فکر اور جہنم سے ایسے بے خوف جیسے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہتر کون جانتا تھا کہ اللہ غفور رحیم ہے مگر اس سے وہ گناہوں پر دلیر نہ ہوئے۔ پس اللہ کی مغفرت اور بخشش کی امید اس شخص کو کھنی چا بیسے جو اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کر رہا ہو اور نادانستہ ہونے والے گناہوں سے اللہ کی مغفرت مسلسل طلب کر رہا ہو۔ لیکن جو شخص مسلسل گناہ کیے چلا جا رہا ہے اور ساتھ ہی یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ سر اسر شیطان کے فریب میں مبتلا ہے جس کا انجام ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ مومن کو ہمیشہ اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف رہنا چاہیے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

”اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا عذاب ہیں تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔“ [بخاری]

خبردار!

یہ دنیا سرا سردھو کے اور فریب کا سودا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور یہ دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بھلاوا اور کھیل تماشا ہے اور اصل زندگی تو دار آخرت کی زندگی ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے۔“ [العنکبوت ۲۹: ۶۴]

یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ بے زکوٰۃ سونے چاندی کے ڈھیر، سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں، سانپ ہیں۔ سود، رشوت، جوا، چوری، ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال، مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ، مکر و فریب سے حاصل کیے ہوئے عہدے اور مناصب باعث عزت نہیں آگ کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعے پھیلا ہوا کاروبار، کاروبار نہیں عبرت ناک عذاب کا سامان ہے۔ پس یتیموں اور یتیموں کے مال غصب کرنے والو! دوسروں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کرنے والو! قومی خزانے کی دولت لوٹنے والو! جوا، سود اور شراب سے رنگ رلیاں منانے والو! ایک بار نہیں ہزار بار سوچ کر فیصلہ کرو کیا جہنم میں پیدا ہونے والا زقوم کا درخت اور کانٹے دار گھاس کھا لو گے؟ آگ میں جلے ہوئے انسانی گوشت سے بننے والے خون اور پیپ کو پی لو گے؟ بدبودار غلیظ اور سیاہ پانی کے کھولتے ہوئے جام نوش کر لو گے؟ آج گندگی کا ایک قطرہ کسی کھانے پینے کی چیز میں گر جائے تو تم ساری فوراً گرا دیتے ہو، کیسے تم خدا کی نافرمانیاں کر کے خود کو دائمی عذاب کا شکار بنانے پر تلے ہوئے ہو؟ اس دنیا کی عیشیاں کس کام کی جن کے عوض لامتناہی عذاب جھیلنا پڑے!!

یہ دنیا ایک عارضی امتحان کی جگہ ہے۔ ہمارا اصلی وطن جنت ہے۔ ہمارا زلی دشمن شیطان جس نے ہمارے ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکے اور فریب سے جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اسی طرح ہمیں بھی دنیا کے

استغفار کیا جائے۔ صغیرہ گناہوں کو معاف کرانے والے نیک اعمال مثلاً نفل نمازیں، نفل روزہ، نفل صدقہ وغیرہ بہ کثرت کیے جائیں اور جہنم سے نجات اور جنت پانے کی دعا بہ کثرت کی جائے۔

مذکورہ امور کی پابندی کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے قوی امید رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ضرور جہنم کے عذاب سے بچالے گا اور اپنی نعمتوں بھر جنت میں داخل کرے گا۔

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝﴾ [الفرقان ۲۵: ۶۶، ۶۵]

”اے ہمارے رب! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے اس کا عذاب تو چمٹنے والا ہے۔ (اور) وہ (بڑی ہی) بری جگہ ٹھہرنے اور رہنے کی ہے۔“

آمین یا رب العالمین! [بہ شکر، پیام دوست]



جناب فیض لدھیانوی مرحوم کے بیٹے کی وفات

مشہور شاعر جناب فیض لدھیانوی مرحوم کے بیٹے جناب فیاض محمد فضا کے چھوٹے بھائی الحاج ریاض محمد رضا ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی صحافتی زندگی لاہور، سرگودھا اور فیصل آباد میں گزری۔ روزنامہ نوائے وقت، جنگ، امروز وغیرہ سے منسلک رہے۔ مساوات اخبار میں چیف رپورٹر بھی رہے۔ مرحوم کی عمر ۷۶ برس تھی۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

[فیاض محمد فضا، مصری شاہ لاہور۔ 042-36275727]

حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری کے لیے دعائے صحت

مسلم اور جماعت اہل حدیث کے بزرگ رہنما، اسلاف کے شریک سفر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گورداس پوری رحمۃ اللہ علیہ (پورے والا) نقاہت اور کمزوری کے باعث علیل ہیں۔ احباب موصوف کی صحت و تندرستی کے لیے خلوص دل سے دعائے صحت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً [ادارہ]

دھوکے اور فریب میں مبتلا کر کے جنت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اُس کا کھلا چیلنج ہے:

”میں دنیا میں اُن کے لیے دلفریبیاں پیدا کر کے اُن سب کو بہکا کر رہوں گا سوائے تیرے چیدہ بندوں کے۔“

[الحجر ۱۵: ۴۰، ۳۹]

پس خبردار شیطان ملعون کے سارے وعدے جھوٹے ہیں۔ جو اس کے دھوکے میں آ گیا وہ اسے اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جائے گا۔

آخری بات:

انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کسی بلا سے مثلاً اپنی طرف آنے والے کسی خوف ناک درندے سے یا اپنا تعاقب کرنے والے کسی سخت ظالم اور طاقت ور دشمن سے جان بچانے کے لیے بھاگتا ہے تو بس بھاگا ہی چلا جاتا ہے اور جب تک مکمل اطمینان نہ ہو جائے، نہ سوتا ہے اور نہ آرام کرتا ہے۔ اسی طرح جب کسی انتہائی محبوب چیز کے حصول کے لیے تنگ و دو کرتا ہے تو راہ میں نہ سوتا ہے، نہ جین سے بیٹھتا ہے لیکن دوزخ اور جنت کے معاملہ میں انسانوں کا عجیب حال ہے۔ دوزخ سے بڑھ کر کوئی خوف ناک بلا نہیں، مگر جن کو اس سے بچنے کے لیے بھاگنا چاہیے وہ غفلت کی نیند سوتے ہیں اور جنت جس کے حاصل کرنے کے لیے دل و جان سے جدوجہد کرنا چاہیے اُس کے چاہنے والے بھی محو خواب ہیں۔

کرنے کا کام یہ ہے کہ انسان دین کا مستند علم حاصل کرے یعنی وہ علم جو قرآن و سنت کے ساتھ انسان کو جوڑے۔ جہالت اور لاعلمی خواہ دنیا میں ہو یا دین کے معاملے میں، انسان کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے اور پھر گھر کا ماحول مسلمان بنائیں۔ نیز تمام کبیرہ گناہوں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اور اگر کبھی ہو جائے تو احساس ہوتے ہی فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کی جائے اور آئندہ اس گناہ کے قریب نہ جانے کا پختہ عزم کیا جائے۔ اگر اس گناہ میں کسی آدمی کی حق تلفی ہوئی ہو تو اس کی تلافی کی جائے یا اس سے معافی مانگی جائے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً وہ شخص فوت ہو چکا ہو) تو اُس کے حق میں بہ کثرت

رشوت کی تعریف اور اس کے بنیادی ارکان

از: عبد اللہ بن عبد المحسن الطریق ترجمہ: مولانا نصیر احمد ملّی

رشوت کے ذریعہ اپنی جان و مال سے مضرت دفع کرے۔ [الجامع

الاحکام القرآن للقرطبی، ج: ۶، ص: ۱۸۳، ۱۸۴]

اور اگر متنازعہ فیہ حق کوئی معمولی چیز ہو، جیسے کوئی ٹکڑا یا ایک کجھور ہو، تو اس کو شرعی دلیل کے بغیر حاصل کرنا حرام ہوگا۔ کیوں کہ حکم خداوندی کے خلاف فیصلہ کرنا نہایت سنگین بات ہے۔ لہذا معمولی معمولی چیزوں میں اس قسم کی خلاف ورزی کرنا درست نہ ہوگا۔ الخ

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے ظلم و ضرر کو دفع کرنے یا کسی حق کو حاصل کرنے کے لیے رشوت دینے کے جواز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”اگر یہ کہا جائے کہ ظلم دفع کرنے کے لیے مال دینے کو تم مباح کیوں سمجھتے ہو، جب کہ تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو توسط سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی شخص آ کر میرا مال چھیننا چاہے (تو میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا: اسے اپنا مال ہرگز نہ دو۔ اس نے عرض کیا، اگر اس نے مجھ سے لڑائی کی تو آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے عرض کیا، اگر اس نے مجھے مار ڈالا تو آپ کا کیا فیصلہ ہے، آپ نے فرمایا: تم شہید ہو گئے۔ اس نے کہا اور اگر میں نے اسے مار ڈالا تو اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص دوزخ میں ہوگا۔

یونہی ایک حدیث ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رشوت دینے والا دفع ظلم کے لیے مجبوراً رشوت دے رہا ہو، تو وہ راشی نہیں ٹھہرے گا، اور لڑنے کی بابت حدیث سے متعلق ہم کہیں گے کہ جو شخص ظلم کے دفعیہ کی قدرت رکھتا ہو، اسے ایک پائی یا اس سے زیادہ دینا بھی درست نہ ہوگا، ہاں جو مجبور ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

دوسرا مطلب: کسی حق کو حاصل کرنے کے لیے رشوت دینا تیسرا مطلب: ظلم و ضرر کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینا انسان فطری طور پر شہریت پسند واقع ہوا ہے۔ اس لیے اس کے اور اس کے علاوہ دوسروں کے درمیان اجتماعی اور سماجی روابط استوار ہوتے ہیں۔ باہمی مصلحتوں اور مفاد کا تبادلہ ہوا کرتا ہے۔ اور حقوق کی فراوانی اور افزائش ہوتی ہے۔ لیکن بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو حق کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود اس کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ حقوق ضائع ہوتے ہیں، ایک دوسرے پر مظالم میں اضافہ ہوتا ہے، اور ایذا رسانی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ انجام کار بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کشمکش میں اپنا حق وصول نہیں کر سکتے یا ظلم و ضرر کا دفعیہ ان کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں چار و ناچار انہیں رشوت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ حالاں کہ ان صورتوں میں افضل ترین صورت یہ تھی کہ یہ لوگ صبر سے کام لیتے، تا آنکہ اللہ تعالیٰ غیب سے ان کے حق کے حصول کی آسان راہیں پیدا فرماتا، اور اس سے ظلم و ضرر کا دفعیہ کرتا۔

بہر کیف جب یہ شخص ان حالات میں رشوت کی راہ پر بگڑ چل پڑتا ہے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتنے گناہوں کا، آیا رشوت لینے والا تنہا مجرم ہوگا؟ یا لینے اور دینے والے دونوں یکساں گناہگار ہوں گے؟ اس سلسلے میں علمائے کرام کی دورائے ہیں۔

①..... مرتبی: یعنی رشوت لینے والا تنہا گناہگار ہوگا۔ رشوت دینے والا، گناہگار نہیں ہوگا۔ [فتح القدیر، ج: ۵، ص: ۴۵۵۔ عون المعبود شرح سنن ابوداؤد، ج: ۹، ص: ۴۹۶]

جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی کہتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ آدمی

”اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔“ [احکام القرآن للجصاص، ج: ۴، ص: ۸۶]

حق کو حق دار پہنچانا، اور اس سے ظلم کو دفع کرنا، تعاون کی ایک قسم ہے۔ آیت اسی کا حکم دیتی ہے۔ اس لیے کسی عوض معاوضے اور لین دین کے بغیر اس سلسلے میں کامل تعاون کرنا واجب ہو جاتا ہے، اب اگر کوئی شخص اس تعاون کے صلے میں روپیہ وصول کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لیے اس کا عوض یعنی رشوت لیتا ہے۔ لہذا لینے والا اس کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

(۲)..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ [النساء: ۲۹]

”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھایا کرو، ہاں اگر آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو تو (مضائقہ نہیں۔)“

اگر کوئی حق دار کو حق تک پہنچائے، یا مظلوم سے ظلم و ضرر کو دور کرنا چاہے، لیکن اس سے رشوت کے طور پر اس کی قیمت وصول کرے تو یہ بھی تو باطل طریقہ سے دوسرے کا مال ہڑپ کرنے کی ایک قسم ہوگی، جب کہ آیت نے اس سے منع کیا ہے اور ممانعت کبھی تحریم کا فائدہ دیتی ہے۔ لہذا اس طرح مال لینا حرام ہوگا، خصوصاً قاضی، حکام، اور ملازمین کے لیے، جن کا کام ہی یہ ہے کہ حق کو حقدار تک پہنچائیں اور باطل کا دفعیہ کریں۔

(۳)..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) [عون المعبود شرح سنن ابو داؤد، ج: ۳۱، ص: ۲۹۰]

”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔“

حق کو حق دار تک پہنچانے یا کسی انسان سے ظلم و ضرر دفع کرنے کے لیے رشوت لینا عدم تعاون کی علامت ہے اور عدم تعاون آدمی کو تائید

﴿لَا يَكْفُلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ [البقرة: ۲۸۶]

”اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی وسعت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا۔“

امام مسلم رحمہ اللہ سے منقول حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ((إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

”جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں، تو حتی المقدور اس کی تعمیل کرو۔“ [صحیح مسلم بشرح النووي، ج: ۵، ص: ۱۰۹]

اس (آیت اور روایت) سے لڑنے مرنے اور بیچ بچاؤ کرنے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ لہذا اب جو جواب دیا جائے گا اس کی حیثیت جبر و اکراہ اور زور بردستی کی ہوگی!.....

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ سے منقول ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ

((رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي السَّخَطُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ))

”میری امت سے خطا اور نسیان اور جو کام زور بردستی سے کرایا گیا ہو، وہ معاف کر دیا گیا ہے۔“

اور میری نظر میں حق کو حاصل کرنے اور ظلم و ضرر کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینا اسی وقت جائز ہوگا، جب کہ انسان اپنا حق حاصل کرنے، یا ظلم و ضرر کو دفع کرنے سے قطعی عاجز ہو۔ یہاں تک کہ اسے حق کو حاصل کرنے کے لیے حکومتی یا غیر حکومتی سطح پر کسی قسم کی تائید و حمایت حاصل نہ ہو، نہ ہی ایسا کوئی سہارا اسے مہیا ہو، جو اس پر ہونے والے مظالم کے خلاف اسے انصاف دلا سکے، یا اگر کوئی سہارا بھی ہو تو اسے ڈر ہے کہ اگر اس نے اس سے تعاون چاہا تو پہلے سے زیادہ خطرہ اور مشکلات اسے لاحق ہوں گی۔ ایسے وقت رشوت دے کر کام نکالنے کی اسے اجازت ہوگی۔

اس نقطہ نظر کے دلائل:

رشوت لینے والا گنہگار ہے، اس کی دلیلیں:

①..... باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ [المائدة: ۲]

غیبی اور امداد ربانی سے دور کرتا ہے اور جو شخص خدائی امداد اور نصرت سے محروم ہونے کے اعمال کرتا ہے ایسا شخص گنہگار ہوتا ہے۔ لہذا رشوت لینے والا بھی گنہگار ہوگا اور اس کا رشوت لینا حرام ہوگا۔

⑤..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ

((مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ فَأَهْدَىٰ لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَىٰ أَبَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ))

[ایضاً، ج: ۹، ص: ۴۵۱]

”جس نے کسی کے لیے سفارش کی پھر اس کی وجہ سے اسے کوئی ہدیہ دیا گیا اور اس نے اس کو قبول کر لیا، تو اس نے سود کے ایک بڑے دروازے میں گھسنے کا ارتکاب کیا۔“

اچھے کام کی سفارش کرنا پسندیدہ فعل ہے، کبھی سفارش کرنا واجب بھی ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا روایت میں حضور ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ سفارش پر جس نے تحفہ لیا اس کا یہ عمل سود کا ایک بڑا دروازہ تصور کیا جائے گا اور سود حرام ہے۔ لہذا اس قماش کا تحفہ لینا بھی حرام ہوگا اور جب سفارش پر تحفہ لینا حرام ٹھہرا، تو حق دار کو حق پہنچانے، یا مظلوم سے ظلم و مضرت دفع کرنے کے لیے تحفہ لینا بھی بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا۔

⑥..... امام بخاری رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے یوم نحر کو خطبہ دیا اور فرمایا:

((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ)) [نیل

الاطوار، ج: ۵، ص: ۸۶]

”تمہارا خون اور تمہارے اموال تم پر حرام ہیں۔“

حدیث بتاتی ہے کہ بلا وجہ ناحق مال لینا حرام ہے۔ اور حق کو حقدار تک پہنچانے یا کسی مظلوم آدمی سے ظلم و مضرت دفع کرنے کے لیے اس سے روپیہ بطور رشوت لینا، ناحق مال لینے کے مترادف ہے۔ لہذا وہ بھی حرام ہوگا۔

⑦..... امام احمد رحمہ اللہ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيٍّ مِنْ مَالِ أَخِيهِ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ)) [مسند الامام احمد بن حنبل، ج: ۵،

ص: ۱۱۳، نیل الاوطار، ج: ۸، ص: ۲۷۷]

”اپنے بھائی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے۔“

جو شخص اپنا حق حاصل کرنے، یا اپنے اوپر ظلم و ضرر دفع کرنے کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔ وہ دل سے اس کے لیے راضی نہیں ہوتا، بلکہ زور زبردستی اور جبر و اکراہ سے ایسا کرتا ہے، اور مجبور سے مال لینا حلال نہیں، لہذا اس کا لینا حرام ہوگا۔

⑧..... مسروق رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا:

((مَنْ رَدَّ عَنْ مُسْلِمٍ مَظْلَمَةً فَأَعْطَاهُ عَلَىٰ ذَلِكَ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا فَهُوَ سُحْتٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا كُنَّا نَظُنُّ أَنَّ السُّحْتَ إِلَّا الرِّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ فَقَالَ ذَلِكَ كُفْرٌ نَعُوذُ بِاللَّهِ)) [حاشیہ الرہونی، ج: ۷، ص: ۳۱۳]

”جس شخص نے ایک مسلمان سے ظلم کو دور کیا اور اس نے کم یا زیادہ اسے کچھ دیا تو وہ حرام ہے۔ ایک شخص نے کہا، ابو عبد اللہ! ہم تو صرف فیصلہ دینے کی بابت رشوت دینے کو سحت (حرام) سمجھتے تھے، آپ نے فرمایا یہ تو کفر ہوگا۔ اس سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔“

دفع ظلم کے لیے مال لینا سحت ہے اور سحت حرام ہے، اس لیے ظلم دفع کرنے کے لیے مال لینا بھی حرام ہوگا۔

⑨..... نیز اس لیے کہ مسلمان سے ظلم کا دفع کرنا واجب ہے اور واجبات پر مال لینا جائز نہیں ہے۔ [فتح القدیر، ج: ۵، ص: ۳۵۶]

حق کے حصول اور ظلم و ضرر کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینے کے جواز کی دلیلیں:

①..... حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اجْعَلْ مَا لَكَ دُونَ نَفْسِكَ وَنَفْسَكَ دُونَ دِينِكَ))

[تعريب السياسة الشرعية فى حقوق الراعى وسعادة

الرية، للسيد عبدالله جمال الدين، ص: ۵۳]

”اپنے مال کو اپنی جان سے کم مرتبہ سمجھو اور اپنی جان کو اپنے دین سے کم مرتبہ خیال کرو۔“

جب انسان کو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو تو حضور اکرم ﷺ نے ظلم و ضرر کے دفعیہ کے لیے مال کو ڈھال اور بچاؤ کا سامان بنانے کی اجازت دی ہے۔ اور اس قسم کے معاملہ میں رشوت دینا ایک قسم کی حفاظتی تدبیر ہے۔ لہذا دینا درست ہے۔

②..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس وقت آپ حبشہ میں تھے آپ نے گلو خلاصی کے لیے بطور رشوت دو دینار دیئے، تب کہیں آپ کو رہائی ملی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا:

((إِنَّ الْأَثَمَ عَلَى الْقَابِضِ دُونَ الدَّافِعِ)) [الجامع

لاحکام القرآن للقرطبی، ج: ۶، ص: ۱۸۴، عون المعبود

شرح سنن ابوداؤد، ج: ۹، ص: ۴۹۶، المستولية الجنائية

فی الفقہ الاسلامی، ص: ۷۸]

”لینے والا کتہ گار ہے، دینے والا نہیں۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظلم دفع کرنے کے لیے رشوت دی، اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے میں گناہ ان پر نہ ہوگا۔ اور صحابی کا فعل لائق سماعت ہے بشرطیکہ کسی صحیح حدیث سے اس کا ٹکراؤ نہ ہو۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ان کا یہ فعل کسی حدیث کے معارض نہیں ہے۔

③..... عبدالرزاق نے حضرت جابر بن زید اور شعبی سے نقل کیا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی جان یا مال پر ظلم و زیادتی کے دفعیہ کے لیے رشوت دے۔ تو اس کے اندر کوئی مضا لفقہ نہیں ہے، حضرت عطاء اور ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ [احکام

القرآن للجصاص، ج: ۴، ص: ۸۶۔ عون المعبود شرح سنن ابوداؤد،

ج: ۹، ص: ۴۹۶]

حضرت ہشام نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ”اللہ کے رسول ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت کی

ہے۔“ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”لعنت اسی وقت ہوگی، جب کہ حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے رشوت دے، لیکن اگر مال کے تحفظ کے لیے رشوت دے، تو مضا لفقہ نہیں ہے۔“

یونس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اپنی عزت کو بچانے کے لیے اپنا کچھ مال رشوت کے طور پر دینے میں مضا لفقہ نہیں ہے۔

سفیان رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا، زیاد کے زمانے میں رشوت سے زیادہ کوئی نفع بخش چیز ہمارے لیے نہیں تھی۔

اس طرح دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سلف صالحین نے رشوت کی اسی صورت میں اجازت دی ہے جب کہ آدمی اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے ظالم کو یا اس کی عزت کو خاک میں ملانے والے کو کچھ دے کر چھٹکارا حاصل کرے۔

[احکام القرآن للجصاص، ج: ۴، ص: ۸۶]

یہ جمہور تابعین سے منقول آثار اور روایتیں ہیں جن سے اس حال میں رشوت دینے کی اجازت نکلتی ہے، پھر کسی سے ان کے خلاف منقول نہیں۔ لہذا اس سے جواز ثابت ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت وہب بن منہب رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا، کیا ہر حال میں رشوت دینا حرام ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ رشوت حرام اسی وقت ہے جب تم روپیہ اس لیے دو تا کہ جو تمہارا نہیں وہ تمہارا ہو جائے، یا جو حق تم پر لازم ہے تم اس سے پہلو تہی کرلو۔ اور اگر تم نے اس لیے رشوت دی تا کہ اپنے دین اور اپنے جان مال کی حفاظت کرو تو یہ حرام

نہیں۔ [الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، ج: ۶، ص: ۱۸۳]

④..... پورا پورا حق وصول کرنے کے لیے رشوت دینا راستی اور سچائی کے ساتھ اپنا حق وصول کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا جس طرح بھاگے ہوئے غلام اور خصومت کے لیے وکیل مقرر کرنے کی اجرت دی جاتی ہے ان پر قیاس کر کے صورت مذکورہ میں بھی رشوت کی اجازت

ہے۔ [سبل السلام، ج: ۴، ص: ۱۶۷]

.....

حضرت مولانا عبدالرشید ندوی رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ

از قلم: محمود احمد مفکر بلخاری برادرہ زادہ آل بزرگوار

آپ نے بغداد ثانی دہلی کی جانب رخت سفر باندھا۔ وہاں جن مدارس میں آپ نے تعلیم پائی اس کی تفصیل خود آپ کی خودنوشت کے مطابق مندرجہ ذیل ہے۔ مدرسہ صدیقیہ پھانگ جش خان میں دو سال، پھر مدرسہ عالیہ فتح پوری میں ایک سال اور مدرسہ میاں صاحب میں ایک سال تعلیم پائی۔ صحیحین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس قریشی محدث دہلوی رحمہ اللہ سے پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ اسی دوران آپ نے مولانا سید تقریظ احمد سہسوانی کی خدمت میں روزانہ حاضری دی ان سے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ کی شاہکار تصنیف تاریخ اہل حدیث پوری پڑھ لی اور چند دیگر اردو کتابیں بھی ان سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف نے اس وقت دہلی سے اخبار اہل حدیث جاری کر رکھا تھا۔ اس کے بعد آپ ایشیا کی عظیم درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخل ہوئے وہاں چار سال آپ کا قیام رہا اور آپ نے ندوۃ العلماء میں دو سال شعبہ دینیات اور دو سال شعبہ ادب میں زیر تعلیم رہ کر سندیں حاصل کیں۔ ندوۃ العلماء میں آپ نے حدیث مولانا شاہ حلیم عطا صاحب سے پڑھی، تفسیر و منطق مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ سے پڑھی۔ نحو کے لیے مولانا عبدالحفیظ بلیاوی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا ادب و معانی کی تعلیم مولانا علی میاں، مولانا عبداللہ عباس ندوی اور مولانا محمد رابع ندوی صاحب سے پائی۔

ندوۃ العلماء میں مولانا سید محمد واضح رشید ندوی، مولانا طیب عثمانی، شاہ محمد شبیر عطاء ندوی، مولانا محمود الحسن ندوی، مولانا عزیز احمد گونڈوی اور مولانا مطیع الرحمن ندوی وغیرہ آپ کے رفقاء درس میں شامل تھے۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے آپ ۱۹۵۳ء میں فارغ ہو کر دہلی تشریف لائے۔ وہاں سے آپ جمعیت اہل حدیث علاقہ میوات کی دعوت پر میوات تشریف لے گئے اور وہاں کے مرکزی مدرسہ دارالعلوم شکر اودھ مشرقی پنجاب میں ایک سال درس دیا پھر دہلی والوں کی دعوت پر مدرسہ جامع اعظم ملیہ مراں دہلی میں ایک سال

حضرت مولانا عبدالرشید ندوی رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۱۹۲۵ء کو علاقہ یلمستان کے موضع بلخار میں ہوئی۔ آپ کے جد امجد مولانا سلطان علی ایک عالم تبحر، بسیار نویس مصنف، فلسفی اور عظیم شاعر وادیب تھے۔ توحید کی حمایت، رد بدعت اور ناموس صحابہ و اہل بیت کے محافظ ہونے کے باعث بدخواہوں نے آپ کو نت نئی تکالیف میں مبتلا رکھا۔ جائیداد ضبط کی گئی اور آپ کو زہر کھلا دیا جس سے پینتالیس سال کی عمر میں ۱۳۰۵ھ کو وفات پائی۔ مولانا کے والد مولانا عبدالملک رحمہ اللہ کا شمار علمائے ربانین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی محدث العصر مولانا حافظ عبدالصمد رحمہ اللہ کے ہمراہ بلخار اور اس کے مضافات میں مسلک سلف کی اشاعت میں اپنی عمر عزیز صرف کر دی۔ مولانا عبدالملک کی دولت، عینی صلاحیت اور تبلیغی حکمت عملی ہمیشہ جماعت اہل حدیث کے لیے وقف رہی۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ندوی مولانا عبدالملک کے فرزند اکبر تھے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے والد بزرگوار اور اپنے عم محترم مولانا حافظ عبدالصمد سے حاصل کی۔ اس کے بعد دارالعلوم غواڑی میں داخلہ لیا جہاں شیخ الحدیث مولانا موسیٰ اور مفتی کریم بخش رحمہ اللہ ریاض علم کی آبیاری میں مصروف تھے۔ آپ نے ۱۹۴۵ء تک ان کے خرمن کمالات سے خوشہ چینی کی۔ حدیث کے لیے مولانا محمد موسیٰ رحمہ اللہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا جب کہ تفسیر، صرف، نحو اور منطق میں مفتی کریم بخش رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ فارسی مولانا محمد موسیٰ سے پڑھی۔

پھر ۱۹۴۵ء میں حصول علم کا شوق فراواں آپ کو کشاں کشاں ہندوستان لے گیا جہاں کچھ عرصہ آپ مدرسہ غزنویہ میں حضرت مولانا نیک محمد اور دیگر جید معلمین سے اکتساب علم میں مصروف رہے۔ شیر پنجاب، فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے حصول فیض کا شرف بھی حاصل ہوا۔ موصوف آپ کے طلب صادق، اخلاص اور جذبہ حصول علم سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ کو دعادی۔ بعد ازاں

ہوئے مدرس اور پرتا شیر واعظ تھے۔ آپ ملتستان کے وہ عظیم اہل علم تھے جن کا فیض پورے برصغیر میں پہنچا۔ آپ کی مہارت تدریس، دینی خدمات اور اخلاص ولہیت سے کوئی کافر ہی انکار کر سکتا ہے۔

حضرت مولانا ندوی صاحب رحمہ اللہ نے کئی بار فرمایا کہ انہیں بلوغ المرام سے صحیح بخاری تک کتب حدیث کئی کئی بار پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا کو عربی و فارسی کے ساتھ ساتھ اردو زبان پر بھی عبور حاصل تھا اور شستہ و معیاری اردو لکھنے اور بولنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ مقامی زبان بلتی کے بڑے مؤثر واعظ تھے۔ آپ نے جامع مسجد اہل حدیث بلگرام میں کئی سال خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ غواڑی میں بھی آپ ایک عرصہ تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ نیز آپ نے مدرسہ جامع اعظم بلیماراں دہلی میں دو سال، ندوۃ العلماء میں چار سال جامع مسجد محتسب پھانک جش خان میں دو سال اور مدرسہ جامع العلوم سعودیہ کراچی میں دو سال نماز پنجگانہ کی امامت فرمائی۔ حضرت مولانا ندوی صاحب علمی ذوق مہارت تدریس، عجز و انکسار اور عمل و کردار میں سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ افسوس اس جامع الکلمات عالم نے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء کو چھ ماہ کی طویل علالت کے بعد وفات پائی۔ نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا ندوی صاحب نے برصغیر کے چھ عظیم مدارس میں مسند تدریس کو زینت بخشی۔ اس دوران بے شمار تافیقین نے ان سے استفادہ کیا۔ ذیل میں ان کے چند مشہور شاگردوں کے اسمائے گرامی بمع مختصر تعارف درج کیے جاتے ہیں:

- ①..... حضرت مولانا ابوالشال احمد شافع صاحب: برصغیر کے مایہ ناز اہل علم، مصنف اور محقق ہیں اور ایک طویل عرصے سے مکہ مکرمہ میں مقیم اور رابطہ عالم اسلامی کے ہیڈ کوارٹر علمی سے منسلک ہیں۔
- ②..... مولانا عبداللطیف کشمیری: یہ بھی مولانا کے زمانہ دہلی کے شاگرد ہیں اور مسجد محتسب دہلی میں امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ساتھ ہی درس و تدریس کا مشغلہ بھی اختیار کر رکھا ہے۔
- ③..... مولانا محمد اکبر سلفی: زمانہ میوات کے شاگرد ہیں اور وہیں خدمت تدریس میں مصروف ہیں۔
- ④..... مولانا محمد صالح اثری: انہوں نے بھی آپ سے دارالعلوم شکر اویہ میوات میں استفادہ کیا۔ بہترین اہل علم ہیں۔
- ⑤..... مولانا دیندار خان: آپ کے نہایت وفادار اور نیاز کیش

پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۶۰ء تک چھ سال مدرسہ سل السلام پھانک جش خان دہلی سے وابستہ رہے۔ وہاں آپ نحو و ادب اور حدیث و تفسیر کے استاد تھے۔ پھر آپ نے دہلی اور کراچی کے بیچ میں کئی چکر لگائے اور کافی جہد یتیم کے بعد پاکستانی شہریت حاصل ہوئی۔ پاکستان آنے کے بعد آپ نے اپنے دیرینہ کرم فرما اور مشفق استاد مولانا محمد پولس قریشی محدث دہلوی رحمہ اللہ کے ایما پر سابق جامع العلوم سعودیہ اور موجودہ دارالحدیث رحمانیہ میں تدریس شروع کر دی۔ آپ اس ادارے کے شیخ الادب و التفسیر تھے۔ علم نحو کی انتہائی کتابیں بھی آپ کے سپرد تھیں۔ وہاں ساڑھے تیرہ سال آپ نے تدریسی خدمت انجام دی۔

پھر ۱۹۷۲ء میں حضرت مولانا شیخ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ کے مشورے پر آپ جامعہ تعلیمات سے وابستہ ہوئے۔ وہاں آپ نے نائب شیخ الحدیث کی حیثیت سے صحیح مسلم شریف پڑھائی۔ نیز ادب و معانی، نحو اور تفسیر کی کتابوں کا بھی درس دیا اس ادارے میں پانچ سال آپ کا قیام رہا۔ آپ کی موجودگی سے جامعہ تعلیمات کی علمی شہرت پر چار چاند لگ گئے۔ ۱۹۷۹ء میں آپ سالانہ تعطیلات پر وطن تشریف لے گئے تو دارالعلوم غواڑی کی انتظامیہ نے آپ کو وہاں تدریسی خدمات کی انجام دہی پہ مجبور کیا۔ اسی دوران مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے عطا فرمودہ تزکیے پر رابطہ عالم اسلامی نے بطور داعی آپ کی ماہوار تنخواہ مقرر کر دی۔ اس طرح آپ نے دارالعلوم غواڑی میں بطور نائب شیخ الحدیث تدریس شروع کر دی۔ تفسیر و ادب و نحو کی کتابیں بھی آپ کے سپرد تھیں۔

۱۹۸۳ء میں مولانا مفتی عبدالقادر رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات پر آپ نے شیخ الحدیث کی مسند کو زینت بخشی اور نہایت قابلیت سے تادم و الپیس یہ ذمہ داری نبھائی۔ آپ نے دارالعلوم غواڑی میں صحیح بخاری کے علاوہ تفسیر بیضاوی، فوز الکبیر، حجة اللہ البالغہ، شرح ابن عقیل، فصول اکبری اور مختارات من ادب العرب کا بھی درس دیا۔ آپ کی آمد سے دارالعلوم غواڑی کو علمی لحاظ سے بے پناہ فائدہ پہنچا اور جدید علمائے کرام کی ایک کھیپ تیار ہو گئی جو ماشاء اللہ مختلف مقامات پر دین حنیف کی خدمت میں مصروف ہے۔ غواڑی میں آپ کی علمی تربیت کے طفیل عالمہ خواتین کی بھی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ حضرت مولانا عبدالرشید ندوی رحمہ اللہ، جید عالم، منجھے

①..... فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن حنیف: جمعیت اہل حدیث بلتستان کے امیر اور نامور عالم ہیں۔ مدرسہ نصرۃ الاسلام کرلیس میں حدیث شریف پڑھاتے ہیں اور مسجد اہل حدیث کرلیس کے خطیب بھی ہیں۔

②..... فضیلۃ الشیخ عبدالواحد عبداللہ: دارالحدیث رحمانیہ میں مولانا سے استفادہ کیا۔ ممتاز عالم دین، بہترین سیاسی رہنما اور دارالعلوم غواڑی کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

③..... حافظ عبدالحمید کرلیسی: اس وقت دہلی میں اپنے اہل وعیال سمیت مقیم ہیں اور دین حنیف کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جید حافظ قرآن ہیں۔

④..... مولانا عبدالخالق یوگولی: بڑے زبردست عالم، نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ اور نہایت عمدہ خطیب ہیں۔ ہائی سکول شکر بلتستان میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر فائز ہیں۔

⑤..... مولانا عبدالرحمن عارف: وسیع المطالعہ ہیں اور اس وقت دہلی میں بطور قاضی خدمات انجام دیتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ایک کتب خانہ بھی قائم کر رکھا ہے۔

⑥..... فضیلۃ الشیخ ابراہیم خلیل افصلی: جامعہ تعلیمات میں مولانا سے خوشہ چینی کی جید الاستعداد عالم اور مسلک سلف کے عظیم تر جہان ہیں۔ اس وقت جامع مسجد اہل حدیث راجہ بازار اولپنڈی میں خطیب ہیں۔

⑦..... فضیلۃ الشیخ محمد حسن راشد الازہری: زمانہ کراچی کے شاگرد ہیں۔ موصوف نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعۃ الازہر مصر سے بھی سند فراغت حاصل کی اور اس وقت اسلامک سنٹر لندن میں صحیح بخاری کا درس دیتے ہیں۔

⑧..... حضرت مولانا محمد ابراہیم الخطیب: مرکزی جامع مسجد اہل حدیث یوگو کے خطیب، عالم ربانی، متقی اور پرہیزگار بزرگ اور جماعت کے شرعی قاضی بھی ہیں۔ بے حد عابد و پارسا اہل علم ہیں۔

⑨..... پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب: جامعہ تعلیمات فیصل آباد میں مولانا سے استفادہ ہوئے۔ نہایت قابل اہل علم، مصنف اور دانشور تھے۔ قرآن پاک کی بے حد خدمت انجام دی اور ۲۰۰۲ء میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

⑩..... مولانا عبداللہ ناشطی: زمانہ فیصل آباد کے شاگرد اور صاحب علم و فضل انسان ہیں۔ انہوں نے بلتستان میں بھی ایک شادی کر

شاگرد ہیں۔ انہوں نے بھی دارالعلوم شکر اوہ میں آپ سے تعلیم پائی۔

⑪..... مولانا عبدالحمید جلالی جھانڈہ: معروف اہل علم ہیں اور زمانہ میوات کے شاگرد ہیں۔

⑫..... مولانا حافظ شمس الدین: انہوں نے دارالعلوم شکر اوہ میں آپ کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کیا اور اپنے علاقے میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

⑬..... مولانا میاں جی سلیم الدین: یہ بھی زمانہ میوات کے شاگرد ہیں اور اپنے علاقے میں مصروف تگ و تاز ہیں۔

⑭..... حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف: موصوف نے جامع العلوم سعودیہ میں آپ سے حصول فیض کیا پاکستان کے ممتاز اہل علم، مصنف کتب کثیرہ اور مشہور مفسر قرآن ہیں۔

⑮..... حضرت مولانا عبداللہ ناصر رحمانی: دارالحدیث رحمانیہ میں مولانا سے مستفید ہوئے۔ علم و فضل کے بحر بے کراں، نامور مفتی شعلہ بیان خطیب اور جید مدرس ہیں اور دارالحدیث رحمانیہ کراچی میں شیخ الحدیث کے مسند پر فائز ہیں۔

⑯..... مولانا عبدالرحمن خلیق، سابق ناظم اعلیٰ دارالعلوم غواڑی: جامع العلوم سعودیہ میں آپ سے مستفید ہوئے۔ زبردست منتظم، بہترین معلم اور مخلص مذہبی رہنما تھے۔ ۱۹۹۱ء کو راولپنڈی میں وفات پائی، رحمہ اللہ وغفرلہ

⑰..... مولانا عبدالرشید صدیقی: دارالحدیث رحمانیہ میں مولانا سے استفادہ کیا۔ دارالعلوم غواڑی کے مدیر تعلیم رہ چکے ہیں۔ اس وقت جمعیت اہل حدیث بلتستان کی مجلس عاملہ کے رئیس اور مجلہ التراث کے ایڈیٹر ہیں۔ جید عالم اور بہترین استاد ہیں۔

⑱..... مولانا ثناء اللہ احقر: مولانا کے انتہائی وفادار شاگرد ہیں۔ نہایت ذہین اہل علم اور مسلک سلف کے پر جوش داعی ہیں۔ اپنے اہل وعیال سمیت سعودی عرب میں مقیم ہیں۔

⑲..... فضیلۃ الشیخ عبدالقادر رحمانی: دارالحدیث رحمانیہ میں مولانا سے استفادہ کیا اس وقت جامع مسجد مرکز الاسلامی سکردو کے خطیب ہیں۔ ممتاز عالم اور نامور مفتی بھی ہیں۔

⑳..... فضیلۃ الشیخ مفتی بلال احمد: دارالحدیث رحمانیہ میں مولانا کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ معروف عالم اور جماعت اہل حدیث بلتستان کے قاضی القضاۃ اور مفتی اعظم ہیں۔

رکھی ہے۔ اس وقت جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم میں مدرس ہیں۔
 (۳۶)..... مولانا امان اللہ صاحب: زمانہ فیصل آباد میں حصول فیض کیا۔
 نہایت زیرک اہل علم ہیں اور اس وقت کویت میں ملازمت کرتے ہیں۔
 (۳۷)..... ڈاکٹر خالد اشرف: زمانہ فیصل آباد کے شاگرد ہیں۔
 معروف اہل علم، دانشور اور طبیب ہیں۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل
 آباد کے رئیس اور ایک ماہوار پرچے کے مدیر ہیں۔
 (۳۸)..... مولانا محمد شریف بلخاری: زمانہ فیصل آباد کے شاگرد
 ہیں۔ معروف عالم اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ جامعہ دارالعلوم غواڑی
 میں مدرس ہیں۔ مجلہ التراث کے مستقل مضمون نگار ہیں۔
 (۳۹)..... مولانا عبدالوہاب خان صاحب: علم کے بحر زخار اور جید
 مدرس ہیں۔ دارالعلوم غواڑی کے مجلہ التراث میں ان کے نہایت علمی
 مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔
 (۴۰)..... مولانا سید فیض اللہ شگری: زمانہ کراچی کے شاگرد ہیں۔
 نامور عالم دین اور جامعہ ملتان شگر کے شیخ الادب ہیں۔ وزیر پور شگر
 بلتستان میں قیام پذیر ہیں۔

(۴۱)..... شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم روزی: بڑے جید عالم اور
 باصلاحیت مقالہ نگار ہیں۔ اس وقت کلیۃ البنات جامعہ دارالعلوم غواڑی
 کے شیخ الحدیث ہیں اور مجلہ التراث کے خاص مضمون نگار بھی۔
 (۴۲)..... فضیلۃ الشیخ محمد حسین آزاد الرحمانی: زمانہ کراچی کے
 شاگرد ہیں۔ پرانے عالم اور بہترین مدرس ہیں۔ جامعہ دارالعلوم غواڑی
 کے نائب شیخ الحدیث ہیں۔
 (۴۳)..... فضیلۃ الشیخ ثناء اللہ جانی: عالم کبیر اور جید مدرس ہیں۔
 مولانا جانی اس وقت جامعہ دارالعلوم غواڑی کے مدیر تعلیم ہیں اور جامعہ
 میں حدیث پاک کی کتابیں بھی پڑھاتے ہیں۔
 (۴۴)..... مولانا عبدالکریم غزالی: بڑے قوی الحفیظ اور تیز ذہن کے عالم
 ہیں۔ مولانا سے انہوں نے صحیح بخاری سمیت متعدد کتابوں کا درس لیا ہے اور
 ان کے بے حد مداح ہیں۔ غزالی صاحب مرکز الاسلامی میں مدرس ہیں۔
 (۴۵)..... مولانا محمد یوسف براہوی: دارالعلوم غواڑی میں مولانا
 سے مستفید ہوئے۔ مولانا عبدالوہاب حنیف مرحوم و مغفور کے

صاحبزادے ہیں۔ صاحب استعداد عالم اور بہت اچھے خطیب ہیں۔
 (۳۶)..... ڈاکٹر عارف عبدالکیم: مولانا ندوی رحمۃ اللہ کے استاذ گرامی
 مفتی کریم بخش رحمۃ اللہ کے نواسے ہیں۔ حضرت مولانا سے انہوں نے خوب
 استفادہ کیا ہے۔ عارف صاحب بلا کے ذہین عالم ہیں اور انہوں نے حال
 ہی میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے P.H.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔
 (۳۷)..... مولانا نذیر حسین صاحب: عالم باعمل ہیں اور حضرت مولانا
 ندوی صاحب کے زمانہ کراچی کے شاگرد ہیں۔ مرکزی جامع مسجد اہل
 حدیث گوند بلغار کے خطیب اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس ہیں۔
 (۳۸)..... مولانا سید عطاء الرحمن کریمی: نہایت باذوق اور باعمل عالم
 ہیں۔ خوش اخلاق اور ملنسار ہیں۔ قرآن پاک کے جید حافظ ہیں ایک دو
 سال قبل راولپنڈی میں قیام پذیر تھے۔ اب نہ جانے کہاں رہتے ہیں۔
 (۳۹)..... مولانا محمد اسحاق چیلوی: مولانا ندوی صاحب کے نہایت
 اطاعت شاگرد ہیں اور اس وقت چیلو شہر میں قیام پذیر ہیں اور مدرسہ تعلیم
 القرآن میں مدرس ہیں۔
 (۴۰)..... مولانا حافظ سلیم اللہ عابد سرمکی: بڑے ذہین اہل علم ہیں
 اچھے خاصے خطیب اور اہل قلم ہیں۔ موصوف اس وقت احیاء التراث
 اسلامی کے پشاور میں قائم دفتر میں ایک اہم عہدے پر فائز ہیں۔
 (۴۱)..... مولانا مہدی حسن صاحب: جید عالم، علم دوست انسان
 اور مسلک سلف کے محنتی مبلغ ہیں اور اس وقت مدرسہ معہد السنہ بلغار میں
 مدرس ہیں۔
 (۴۲)..... مولانا محمد علی زاہد: بڑے جید الاستعداد عالم ہیں اور اس
 وقت جامعہ دارالعلوم غواڑی میں مدرس ہیں۔ انہوں نے مولانا سے
 خوب خوشہ چینی کی ہے۔
 (۴۳)..... مولانا عبدالرحمن حقانی کریمی: یہ موصوف کے چہیتے
 شاگردوں میں سے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ ہونے
 کے بعد ایک طویل عرصے سے دارالدعوة السلفیہ لاہور میں لائبریری کے
 ذمہ دار ہیں۔ اور ادارے میں ہونے والے تصنیفی و تحقیقی کاموں میں
 مصروف ہیں۔



شکایت نامہ

عمر فاروق السعیدی

گزشتہ سے پیوستہ شمارے میں ”اربابِ دینی مدارس کی خدمت میں چند گزارشات کے عنوان سے ڈاکٹر حافظ طاہر محمود کا ایک مضمون شائع ہوا۔ یہ مضمون ان سفارشات و تجاویز پر مبنی تھا جو وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے مرکزی اجلاس منعقدہ ۱۵/۱۱/۲۰۰۹ء کو جامعہ سلفیہ میں محترم پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ کے زیر صدارت انعقاد پذیر ہوا۔ بقول مضمون نگار کے شرکاء اجلاس نے ان تجاویز کو بڑا سراہا اور بعض بزرگ منتظمین اور ناظمین مدارس کو افادہ عام کی خاطر جماعتی مجلات میں شائع کرنے کی تلقین و تاکید کی۔ ان حضرات کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس مضمون کو الاعتصام میں شائع کیا گیا۔

اگر اس پر کوئی ردِ عمل ہونا ہوتا تو اس اجلاس میں ہونا چاہیے تھا جس میں یہ ”سب کچھ“ کہا گیا۔ شاید محترم عمر فاروق السعیدی صاحب اس اجلاس میں شامل نہ تھے جس میں یہ تجاویز پیش کی گئیں۔ اس مضمون کے ردِ عمل میں جناب عمر فاروق السعیدی کا شکایت سے بھرپور ایک طویل خط ادارہ کو موصول ہوا جو ذیل میں من و عن شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دوسرا نقطہ نظر بھی سامنے آ سکے۔ [ادارہ]

جزوی طور پر کمی کو کوتاہی کی مثالیں یقیناً مل جاتی ہیں، مگر مجموعی اعتبار سے ہمارے مکاتب، مدارس اور ان میں مدرسین اور منتظمین جن جذبات، اشتیاقات اور دنیا و آخرت میں سرفرازی کی نیت سے مساجد و مدارس کو آباد کیے ہوئے ہیں، اور کر رہے ہیں، اور کیے جا رہے ہیں وہ انتہائی قابلِ قدر، قابلِ تحسین ہیں۔

اس ذریعے سے اللہ کے دین کی حجت لوگوں پر قائم ہو رہی ہے۔ اور تسلیم کیا جانا چاہیے کہ اللہ کی زمین پر اور بالخصوص ہمارے ملک پاکستان میں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور دین اسلام سے متعلق جو آواز..... جیسی کیسی بھی ہے..... اور ایک حد تک بلند آہنگ بھی ہے..... ان ہی لوگوں کی مرہونِ منت ہے جنہیں اس مضمون میں

خود ساختہ خشونت..... بے محل سادہ لوح مصنوعی زہد و تقشف..... اسلامی ذوق جمال سے عاری عصر حاضر کے جدید تقاضوں سے غافل..... اور عدم ادراک کے مرتکب..... ہونے کا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ حیرانی ہے کہ ذکر کیے گئے

بخندمت گرامی مدیرِ مسئول مجلہ الاعتصام و معاونین رحمۃ اللہ علیہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد التحیہ! محبوب و موثر مجلہ الاعتصام کا تازہ شمار (نمبر ۴۰، ج: ۶۱، ۹ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء) نظر نواز ہوا۔ ص: ۳۲ پر جناب ڈاکٹر حافظ طاہر محمود صاحب کا مضمون ”اربابِ مدارس کی خدمت میں چند گزارشات“ مطالعہ میں آئیں۔ مضمون کا پہلا حصہ علماء، خطباء، مدرسین اور ائمہ مساجد و مدارس و طلباء سے اور دوسرا حصہ منتظمین سے متعلق ہے۔ دوسرا حصہ تو معلوم نہیں کوئی پڑھے گا یا نہیں اور پھر اس سے متاثر بھی ہوگا یا نہیں..... مگر پہلے حصہ میں جو علماء و طلباء اور مدرسین و مدارس سے متعلق ہے..... ان کے حق میں جن جذبات، الفاظ اور تراکیب (کی قاموس) استعمال کی گئی ہے وہ صاحبِ قلم اور صاحبِ مضمون ہی کا حق اور مقام ہے۔ ہم ایسوں نے جن کی تعداد بجز اللہ انتہائی انتہائی زیادہ ہے اپنے مکاتب، مساجد، مدارس، اساتذہ اور منتظمین میں ایسی باتیں نہیں پائیں، جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ کی کو کوتاہی سے..... بعد از انبیاء..... کون پاک ہو سکتا ہے۔

دانش وروں کو ایک شان دار دلیل مل گئی ہے کہ
لو، سنو، دیکھو اور پڑھو ان مدارس و مکاتب کے اپنے لوگ وہی کچھ
کہہ رہے ہیں، لکھ رہے ہیں جو ہم کہتے ہیں کہ ان مدارس کا وجود ہی ملک
و ملت کے لیے ناسعودنا سور ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون
اس مضمون کا دوسرا حصہ اہل خیر اور منتظمین میں سے تو معلوم نہیں
کوئی پڑھے گا بھی یا نہیں مگر علماء، مدرسین اور مدارس پر اس منفی تبصرہ کا
الاعتصام میں شائع ہونا ایک بڑا سہو ہوا ہے۔ جس کا ازالہ ہونا از حد
ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اساتذہ، طلباء، ارباب مدارس اور منتظمین کو
اعمال خیر کی توفیق دے، ثبات و استقامت بخشے اور فی الواقع کمزوریوں
کو سمجھنے اور ان کی اصلاح کی توفیق بخشے۔

معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ کا کافی وقت لے لیا
بہر حال میں آپ کے لیے، الاعتصام اور ادارہ الاعتصام کے لیے دل کی
گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ



دارالحدیث اوکاڑہ میں نئے اساتذہ کی تقریر

الحمد للہ نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ شعبہ کتب میں دو نئے
استاد مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب اور مولانا محمد حسن صاحب (فاضلان
علوم دینیہ وعلوم عصریہ) کی تقریر کی گئی ہے۔ جب کہ شعبہ حفظ میں نئے
فاضل نوجوان قاری سیف اللہ فاروق جو کہ استاذ الاساتذہ قاری محمد
ادریس عاصم لاہور کے شاگرد ہیں نے تعلیمی سلسلہ شروع کر دیا ہے۔
شعبہ کتب میں مڈل پاس یا پرائمری پاس حافظ قرآن اور شعبہ حفظ میں
پرائمری پاس ناظرہ پڑھے ہوئے طلباء جلد داخلہ لیں۔ بخاری شریف کی
کلاس شروع ہو چکی ہے۔ بخاری پڑھنے والے طلباء تکمیل علم کے لیے
فوری داخل ہوں۔ قابل ترین اساتذہ، بہترین ماحول اور جملہ سہولیات
میسر ہیں۔ عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ۔

فون: 044-2521460 - 0312-4403173

الزامات، مدارس کا پس ماندہ ماحول اساتذہ کا (غیر تسلی بخش) معیار زندگی
طلباء کا (ناقابل قبول) طرز بود و باش کلاس رومز کی عدم کشش نظام
قیام و طعام کا آداب و اصول حفظات صحت کے منافی ہونے کے باوجود
ہر سال ایک بڑی تعداد میں مکاتب، مدارس اور مساجد اس سطح زمین
(اور ملک پاکستان میں) اگتے چلے آ رہے ہیں!! اور آباد ہیں بلکہ پنپ
بھی رہے ہیں! واللہ الحمد

اس سے بھی بڑھ کر تعجب ہے کہ مدارس کے فضلاء کو مختلف جوانب
سے ان کے خیر خواہوں کی طرف سے ان کے احساس کمتری سے آگاہ
اور متنبہ کیے جانے کے باوجود یہ لوگ مدارس و مساجد کے علاوہ کہیں اور
اپنی صلاحیتیں کھپانے کے لیے خوش نہیں ہوتے۔

ان میں سے ایک بڑی تعداد قلم کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار
کر سکتی ہے، انہیں بولنا بھی آتا ہے بلکہ اس میں یہ بہت حد تک طاق
بھی ہوتے ہیں مگر کہیں کوئی احتجاج، کوئی مراسلہ، کوئی ہنگامہ یا جلوس
نکلنے کے لیے لوگ روادار نہیں (اور اللہ تعالیٰ انہیں ان عوارض سے
محفوظ ہی رکھے) یہ لوگ اگر کسی جگہ کوئی نامناسب رنج و دہات پاتے ہیں
تو اس کا اظہار زیادہ سے زیادہ اپنے مخلصین اور مربی اساتذہ کے سامنے
کرتے اور صلاح و مشورہ لے کر پھر اپنے اسی کام میں مگن ہو جاتے ہیں!
الغرض مجھے اس مضمون کے من و عن ان الفاظ کے ساتھ بغیر
کسی اصلاح و تعلیق و تبصرہ کے شائع کیے جانے پر بہت افسوس ہوا
ہے اور وہ بھی ۱۵ اشوال کے موقع پر جب ایک معقول تعداد
نونیالوں کی مدارس کی طرف رخت سفر باندھ رہی ہے اور داخلہ
لے رہی ہے۔

اللہ نہ کرے اگر کسی نونیال نے یا اس کے باپ اور متولی نے ان
جروح و جراحت سے منفی اثر لیا اور اپنا رخ موڑ لیا یا اس دینی تعلیم سے
بد دل ہو گیا ہوا تو کیا صاحب قلم کے علاوہ ہمارا یہ مجلہ اس نقصان کا
حصہ دار نہ ہوگا.....؟

اور اس سے بڑھ کر یہ تراکیب و صفات جس اسلوب و پیرائے
میں بیان ہوئی ہیں ان کے اظہار و بیان سے ہمارے ملک کے نام نہاد

تبصرہ کتب

تبصرے کے لیے کتاب کے دوسخوں کا آنا ضروری ہے

دعا، دوا اور دم سے نبوی طریقہ علاج

مصنف: شفیق الرحمن فرخ

نظر ثانی: مولانا خلیل الرحمن لکھوی

صفحات: 142

قیمت: 140 روپے

ناشر: ہدی اکیڈمی گلی نمبر ۴۳، گل زیب کالونی سمن آباد، لاہور

تبصرہ نگار: محمد سلیم چنیوٹی

صحت و تندرستی اللہ تعالیٰ کی ایک گراں قدر نعمت ہے۔ بسا اوقات یہ نعمت عارضی طور پر چھن بھی جاتی ہے اور انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ بیماری کے بعد دوبارہ صحت بھی اللہ ہی عطا کرتا ہے:

﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينُ﴾ [الشعراء: ۸۰]

بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کروانا ضروری ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”اے اللہ کے بندو اپنا علاج کروایا کرو۔“ [ترمذی]

ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کیا جائے تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے اس موقع کے لیے بعض مسنون دم اور دعائیں اکٹھی کر کے ترتیب دے دیے ہیں تاکہ مریض (جسمانی یا روحانی) ان دعاؤں سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

کمپیوٹر کمپوزنگ سفید کاغذ اور خوب صورت جلد ہے۔

ہماری بدلتی قدریں

مصنف: پروفیسر ثریا بتول علی

ضخامت: ۲۷۲ صفحات

قیمت: ۲۵۰ روپے

ناشر: تنظیم اساتذہ (خواتین) پاکستان، ۱۴۷۔ ایک پارک

۳ بہاول شیر روڈ، تنظیم منزل مرنگ۔ لاہور

تبصرہ نگار: محمد سلیم چنیوٹی

کسی بھی قوم، ملت کا انحصار اس کی بنیادی اقدار پر ہوتا ہے اور انہیں اقدار کی بنیاد پر وہ دنیا میں جانی پہچانی جاتی ہے۔ بحیثیت مسلمان ہماری اقدار تمام دنیا کی قوموں کی اقدار سے اعلیٰ وارفع ہیں۔ لیکن ہماری بد نصیبی یہ ہے کہ دوسروں کی نقالی کے شوق میں اپنی اقدار کو بھولتے اور چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنفہ نے نہایت دلسوزی کے ساتھ عالمی یوم خواتین، مزدوروں کا عالمی دن، ماؤں کا عالمی دن، آبادی کا عالمی دن، میراتھن ریس، اپریل فول، ویلنٹائن ڈے جیسے عالمی تہواروں کے موقع پر شریعت سے متصادم ادا کی جانے والی رسوم اور بسنت کے موقع پر کیے جانے والے اسراف اور آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا، ستارہ پرستی، جھڑ اور رمل جیسے اذکار رفتہ علوم اور ان کے نتیجے میں بدلنے والی اقدار کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ کتاب لائق مطالعہ ہے اور اس کی مستحق ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلا یا جائے۔

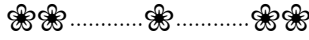
کمپیوٹر کمپوزنگ، کاغذ بہترین اور مضبوط جلد ہے۔

یہ کتاب ۱۰۶ حبیب پارک منصورہ ملتان روڈ لاہور سے بھی مل سکتی

ہے۔ فون: 042-35412745

اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بھی زبان کو تر رکھنا چاہیے۔ کوئی لمحہ یا کوئی کام ایسا نہیں جس موقع کی دعا رسول اللہ ﷺ نے نہ فرمائی ہو۔

اس کتاب بچے میں انہیں صبح و شام کی دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان اور ادو مخالف کو یاد بھی کرنا چاہیے اور اسے ۲۴ گھنٹوں میں پڑھتے بھی رہنا چاہیے۔ یہ جیسی سائز میں عمدہ چھپائی میں دستیاب ہے۔ ہدیٰ اکیڈمی گلی نمبر ۴۳ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور، مولانا شفیق الرحمن فرخ سے منگوائی جاسکتی ہے۔ فون: 0300-4478122



پروفیسر عبد الجبار شاہ کی وفات پر تعزیت

پروفیسر عبد الجبار شاہ رحمہ اللہ (سابق خطیب فیصل مسجد اسلام آباد) کی وفات حسرت آیات پر ہمارے کئی احباب نے بذریعہ فون، خط تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ قارئین نے مرحوم کی دینی، سیاسی، ثقافتی اور علمی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان احباب کے نام درج ذیل ہیں:

- ①..... پروفیسر خلیل احمد رانا، منصورہ لاہور
- ②..... حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی، کوٹ رادھا کشن
- ③..... جناب عبدالرشید عراقی، سوہدرہ
- ④..... میاں محمد یوسف، آپٹیکل والے قصور
- ⑤..... مولانا ابراہیم خلیل، کوٹ رادھا کشن
- ⑥..... ابوالاحشام حمزہ طور، گوجراں والا
- ⑦..... انجینئر عبدالسلام، لاہور
- ⑧..... ڈاکٹر محمد یونس صاحب، لاہور
- ⑨..... مولانا سعید احمد چنیوٹی، فیصل آباد
- ⑩..... جناب رمضان یوسف سلفی، فیصل آباد
- ⑪..... پروفیسر محمد یحییٰ صاحب، لاہور
- ⑫..... ڈاکٹر عبدالحق قمر صاحب، ٹوبہ روڈ جھنگ
- ⑬..... یورش احمد، حجرہ [محمد سلیم چنیوٹی]

مسنون روحانی علاج

مصنف: شیخ عبد المجید بن عبد العزیز بن ناصر الزاحم
ترجمہ: مولانا شفیق الرحمن فرخ
ضخامت: ۸۰ صفحات
قیمت: ۴۰ روپے
ناشر: ہدیٰ اکیڈمی، گلی نمبر ۴۳، گل زیب کالونی سمن آباد۔ لاہور
تبصرہ نگار: محمد سلیم چنیوٹی

زیر تبصرہ کتاب جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ مسنون روحانی علاج کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس مختصر کتاب میں بے شمار امراض کے علاج صحیح احادیث اور قرآن کریم کی آیات سے اخذ کیے گئے ہیں جو یقیناً مؤثر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب اصحاب رسول ﷺ میں سے کوئی اپنی بیماری کا مسئلہ بیان کرتا تو آپ ﷺ اسے دم کر دیتے تھے یا کوئی مفید شے اس کے لیے تجویز کر دیتے تھے۔ اس کتاب میں جادو کا علاج، حقوق زوجیت کی ادائیگی میں رکاوٹ کے جادو کا علاج، نظر بد کا علاج، مرگی، سردرد، نفسیاتی امراض کے علاوہ بے شمار امراض کے چھوٹے بڑے علاج درج کر دیے گئے ہیں۔ کتاب کا عربی سے اردو ترجمہ عام فہم ہے۔ کمپیوٹر کمپوزنگ، کارڈ کور ہے۔

آئیے عمرہ کریں اور ۲۴ گھنٹے کیسے گزاریں؟

ترتیب و پیش کش: مولانا شفیق الرحمن فرخ

سائز: جیبی (پاکٹ)

تبصرہ نگار: محمد سلیم چنیوٹی

زیر تبصرہ دو چھوٹے چھوٹے جیبی سائز کتابچے آئیے عمرہ کریں اور مسنون انداز سے ۲۴ گھنٹے کیسے گزاریں؟ کے عنوان سے مولانا شفیق الرحمن فرخ صاحب نے ترتیب دیے ہیں۔ عمرہ کا مسنون طریقہ اس میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۲۴ گھنٹے انسانی زندگی کے لیے بڑے اہم ہیں۔ ان ساعات میں جہاں انسان بے شمار دنیاوی امور انجام دینے میں لگن رہتا ہے وہاں

کتاب جن کچا آپ کی لائبریری نامکمل ہے

تفصیلی سوالی

ایم۔ اے ہاشمی

حجت الاسلام امام غزالی کی کتب کیمیائے سعادت، احیاء العلوم، احیاء العلوم الدین، منہاج العابدین سے متفرق موضوعات کا انتخاب۔ اس کتاب میں کئی جلدوں، ہزاروں صفحات کے بحر بے کراں کوکڑہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

قیمت: 60/- روپے

امام ابن قیمیہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

پانچ سو کتابوں کے مصنف، مجاہد، مجتہد اور تاریخ کی انقلاب آفرین شخصیت امام ابن تیمیہ کی سوانح، اوصاف و فضائل، تصانیف اور ان کے موضوعات پر ایک جامع کتاب

قیمت: 135/- روپے

تاریخ حدیث

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

تاریخ حدیث پر ایک بہترین کتاب جو حضور ﷺ کے فرامین، خطوط، معاہدات، صحابہ و تابعین کے مجموعوں، موطا کے مجموعوں، جامع صحیح، مستدرک، سنن، مسانید، کتب السنن، معاجم و متفرق کتب کا نہایت خوبصورتی سے تعارف کرواتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ احادیث کا انتخاب بھی شامل ہے۔

قیمت: 150/- روپے

محمد بن عبدالوہاب اور وہابی تحریک

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے حالات زندگی اور تحریک پر ایک جامع کتاب۔ مولانا اسحاق بھٹی کے مطابق اپنے موضوع کی یہ ایک جان دار اور وسیع کتاب ہے۔

قیمت: 100/- روپے

ابن خلدون حیات و خدمات

توراکینہ قاضی

تاریخ و عمرانیات کے باوا آدم ابن خلدون کے حالات زندگی کے علاوہ اس کے زمانے کے جغرافیائی، تاریخی، سیاسی، معاشرتی، اقتصادی و مذہبی حالات۔ ابن خلدون کی تصانیف اور کٹری و عمرانی ورثے پر ایک بہترین کتاب۔

قیمت: 120/- روپے

شکرہ گمنام مشاہیر

توراکینہ قاضی

اپنے زمانہ کی مشہور شخصیات جنہیں آج لوگ بھلا بیٹھے ہیں۔ کے کارناموں کی تفصیلات، جن میں سے کچھ نے داغ و خیمہ سمیٹی اور کچھ نمونہ عبرت بنے۔

قیمت: 135/- روپے

تذکرہ نفس کیسے اور کیسے؟

منیر احمد خلیلی

تذکرہ نفس کی حقیقت، نفس کی بیماریوں اسلامی نقطہ نظر سے نفس کی امتیازی صفات اور عملی طور پر تذکرہ نفس کے حصول کے کامیاب اور موثر طریقے۔ یہ تمام موضوعات اس کتاب میں انتہائی آسان اور دلنشین پیرائے میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

قیمت: 24/- روپے

یہ جو زندگی کی کتاب ہے

قائدہ رابعہ

زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مختصر مضامین۔ جو اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے انتہائی جاذبیت اور معنویت سے بھرپور ہیں۔ یہ مضامین ایک کلمہ فصاحت ہیں ہر اس کان کے لیے جو شہوا ہے۔ ہر اس دل کیلئے جو ابھی قبول حق کی صلاحیت سے محروم نہیں۔

قیمت: 75/- روپے

کوالا لاقسم مضمون نے 40% خصوصی رعایت دی جائے گی۔

دکان مساکیت، غریب سٹریٹ، اندوہ آباد، لاہور

3۔ بی نازہ یوسفی، عقب خان بازار، لاہور

چوک چورجی لاہور

042-7312648, 8401105

061-4042827

042-7232788, 0313-7232788

051-5551742

021-2765086

051-5551742

021-2765086

ادارہ مطبوعات سلیمانی

کراچی: جہانگیر کتب خانہ، نزد مدرسہ مسجد، اردو بازار

کراچی: 021-2765086

23 تا 29 اکتوبر 2009ء..... (1509)..... 02 ذی قعدہ 1430ھ

جامعۃ العلوم اسلامیہ

۷۹ - ایف - گلشن راوی لاہور میں

داخلہ آخر شوال تک جاری رہے گا

خصوصیات

- | | |
|--|---|
| ✓ شہر کے قریب ترین علاقہ | ✓ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور اصلاح اعمال |
| ✓ قیام الیل کی ترغیب و تہریص | ✓ محنتی اور خوش اخلاق اساتذہ کرام |
| ✓ عصر کے بعد طلبہ کی تفریح کے لیے کھلے پارک | ✓ درس نظامی کے طلبہ کو ماہانہ وظائف |
| ✓ صاف ستھرا ماحول، کھلی فضا | ✓ تدریسی اوقات کی پابندی اور مطالعہ کتب کی نگرانی |
| ✓ قیام و طعام اور علاج معالجے وغیرہ کی سہولت | ✓ طلبہ سے دلی محبت رکھنے والی انتظامیہ |

شعبہ جات

- ✎ درس نظامی: ابتدائی چار کلاسوں کا انتظام
- ✎ تجوید و قرأت: درس نظامی کی ابتدائی دو کلاسوں کے ساتھ روایت حفص مکمل کروا کر تجوید کی سند دی جاتی ہے۔
- ✎ تحفہ القرآن: اس شعبہ میں بہترین اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں اور کسی حافظ کو اس کی منزل کی پہنچگی کے بغیر سند نہیں دی جاتی۔
- ✎ ناظرہ قرآن: اس شعبہ میں کسی بیرونی یا مقامی بچے کو ہر وقت داخل نہیں ملے گا۔ مقامی ناظرہ بچوں کے لیے مستقل استاد کا انتظام ہے۔
- ✎ سکول کی تعلیم: بچوں کے لیے اردو، انگریزی اور ریاضی کی تعلیم کے لیے ماہر استاد کا انتظام ہے۔
- ✎ فنی تعلیم: مستقبل میں معاش کے پیش نظر طلبہ کی الیکٹرونکس کے فن کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

نوٹ ہر بچہ داخلے کے لیے اپنے والدین پرست کو ہمراہ لائے۔ داخلہ فارم پر کرنے کے بعد داخلہ ملے گا۔

الدراسی (دینی) شعبہ: مدیر: مرکز ادارۃ الاسلام و جامعۃ العلوم الاسلامیہ

79 ایف گلشن راوی لاہور

فون: 042-7410587
موبائل: 0300-4162886

محمد عزیز جامع مسجد فی اہل حشر

شیوخ الحدیث، طلبائے بخاری اور شائقین علم حدیث کے لیے بیش قیمت علمی خزانہ

دفاع صحیح بخاری

تألیف: شیخ الحدیث الامام محمد بن ابی القاسم بن باری
تقدیم: فضیلۃ الشیخ مولانا رشاد الحق اثری حفظہ اللہ فضیلۃ الشیخ مولانا محمد عزیز شمس حفظہ اللہ
تحقیق و تعلیق: حافظ شمس محمد فاضل مدینہ یونیورسٹی



• مجلد • 1080 صفحات
• عمدہ کاغذ • اعلیٰ طباعتی معیار

نصرة الباری فی بیان صحیح البخاری

تألیف: مولانا عبد الرؤف خان جانی جھنڈا انگریزی
تقدیم: شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی



• 240 صفحات •
• عمدہ کاغذ • اعلیٰ طباعتی معیار

نوٹ: ارشاد القاری الی نقد فیض الباری (محدث العصر حافظ محمد گوندلوی و فضیلۃ الشیخ حافظ عبد المنان نور پوری) کی چوتھی جلد عنقریب منظر عام پر آرہی ہے

سعودی عرب میں ہماری تمام مطبوعات مکتبہ بیت السلام، ریاض (00966-505440147) پر دستیاب ہیں

ناشر: ام القری پبلی کیشنز سیالکوٹ روڈ فٹو منڈ، گوجرانوالہ فون: 0321-6466422، 0333-8110896